تسخیر ہمزاد

المعروف پراثر جادو

مسمریزم کے اول سے آخیر تک عجیب وغریب طریقہ، طرح طرح کے چٹکلے اور ہر ایک بیماری کا علاج درج کیا گیا ہے۔



مکمل

تسخیرِ ہمزاد

المعروف

پُراثر جادُو

مسمریزم کے اوّل سے آخیر تک عجیب و غریب طریقہ اور طرح طرح کے چٹکلے اور ہر ایک بیماری کا علاج درج کیا گیا ہے ۔۔۔

دیباچہ

میں نہایت ادب کیساتھ پبلک میں اپنا چیز ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ جو میری دماغ سوزی اور محنت کے
تجربات کا نتیجہ ہے۔ امید ہے۔ کہ پبلک سے خلعت سرخروئی سے سرفرازی پاکر دنیا کو فیض پہنچانے کا باعث
ہوگا۔ میں نے اس کتاب میں مسمریزم کے متعلق جملہ قواعد [illegible] سب ناظرین پر ظاہر کر دیے ہیں۔ کوئی بات
ایسی پوشیدہ نہیں رکھی ہے۔ جس سے سیکھنے والا اپنی محنت تکمیل کو نہ پہنچا سکے۔ اس کتاب کے ذریعہ بغیر
استاد کی مدد کے ہر ایک شخص علم مسمریزم کا کامل استاد بن سکتا ہے۔ مگر اس سب کام کیواسطے محنت اور
تجربہ نہایت ضروری ہے۔ آپ مندرجہ ذیل عملیات سے کسی کو پوری اور نہایت کمیتی عمل کریں۔ ممکن نہیں۔
کہ وہ پورا نہ اترے۔ لہذا میں اس مضمون کو طوالت دینا نہیں چاہتا ہوں۔ صرف اس قدر عرض کر دینا
کافی سمجھتا ہوں کہ آپ خود امتحان کر کے میرے قول کی تصدیق کریں۔ سچ اور جھوٹ کا حال خود بخود
معلوم ہو سکتا ہے۔ ابھی میں نے بہت کچھ علم مسمریزم کے متعلق لکھنا ہے۔ جو ایک کتاب
میں پورا نہیں ہو سکتا۔ لہذا بشرط حیات کسی وقت دوسری کتاب کی صورت میں پبلک کی خدمت
میں اپنی طبیعت کے موافق چیز پیش کرونگا۔ مگر اس کام کیواسطے وقت اور فرصت کی ضرورت ہے
یہ کتاب مسمی بہ تسخیر ہمزاد المعروف بہ [illegible] کی فرمائش پر میں نے تیار
کی ہے۔ اس کتاب میں جو جو باتیں اور عملیات علاجات [illegible] مسمریزم کی دیگر کتب
میں آپ کو مشکل سے ملیں گے۔ یہ کتاب علم مسمریزم کا ست یا اس کا روح رواں کہلانے
کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس کے لکھنے میں ہر ایک زبان کی علم مسمریزم کی کتابوں سے مدد لی گئی
ہے۔ اور باقی اپنا تجربہ ہے۔ ناظرین اس کے مطالعہ سے نہایت محظوظ ہونگے۔ اور
فائدہ اٹھائیں گے۔ مثل مشہور ہے

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

اگر عمل مسمریزم کے متعلق زیادہ کچھ آپ کو دریافت کرنا ہو۔ تو دفتر سے اس پتہ سے دریافت
کر سکتے ہیں۔ اور عمل بھی سیکھ سکتے ہیں۔ نوٹ۔ خط و کتابت کرتے وقت جوابی [illegible] ہونی چاہیئے۔ اس کتاب کا
حق تصنیف حکیم [illegible] صاحب [illegible] کو دیا گیا ہے۔ میرا اب اس کتاب کے
ساتھ کوئی تعلق سوائے مصنف کے نہیں رہا ہے۔ حکیم صاحب کو اس کے تمام حقوق
حاصل ہیں۔ الراقم [illegible] بازار [illegible] لاہور [illegible] شیخ محمد [illegible]
بندہ [illegible] محمد [illegible]

پہلا بیان

آغاز کتاب

پہلا باب

پیارے ناظرین آپکی آگاہی کیلئے ہم ان پوشیدہ رازوں کا انکشاف کرنے لگے ہیں جو عرصہ دراز سے علم سینہ بسینہ چلے آئے ہیں یہ وہ علم ہے۔ جو پشت در پشت اقارب اور بعض وقت بیٹے تک کو بھی نہیں بتاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ علم مسمریزم کے عامل شاذونادر ہی نظر آتے ہیں بلکہ قریب قریب ناپید ہیں اسی وجہ سے بعض پڑھے لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ مسمریزم دراصل کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف شیطانی وسوسہ ہے۔ اور اگر ہے تو شیطانی امداد سے خالی نہیں ہے بعض آدمیوں کو اس کے وجود ہی میں شک ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسمریزم کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ صرف بناوٹی نام ہے۔ جو لوگوں نے پیسے کمانے کی غرض سے جاری کیا ہے۔ جہاں تک غور کیا جائے۔ وہ لوگ بھی معذور ہیں۔ کیونکہ وہ جس شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ اسکے سوا انہوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں جس شہر میں پیدا ہوئے۔ اسی میں مر گئے۔ نہ سیاحی کی نہ دنیا دیکھی۔ انکے خیال میں خدا کی خدائی اسی شہر تک محدود ہے۔ جس میں وہ پیدا ہوئے اور مر گئے۔ اگر وہ لوگ دنیا کو پھر کر اور دور ملکوں کی سیر کرتے۔ دنیا کو دیکھتے قسم قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا امریکہ لندن۔ فرانس۔ جرمن۔ روس۔ عرب۔ پیرس وغیرہ پھرتے۔ تو ان کو معلوم ہوتا۔ کہ خدا کی خدائی صرف لاہور یا اور کسی شہر تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ دنیا بہت وسیع ہے۔ اور اس میں رہنے والے کس کس علم کے عامل ہیں۔ اور کیا کیا حیرت انگیز کام کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں علم مسمریزم مستند سائنس میں داخل ہے۔ گو پانچ سال دس سال قبل یا پچاس سال قبل دنیا میں کہیں کہیں ایسے اشخاص بھی موجود تھے۔ جو بالکل ہی مسمریزم کے وجود سے منکر تھے۔ مگر فی زمانہ روشنی کے آفتاب نے ترقی کے پریکٹیکل کر کے اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ جس چیز کو پرانے آدمی ناممکن خیال کرتے تھے۔ وہ دراصل ناممکن نہ تھی۔ بلکہ ان کو میسر نہ آسکی۔ انہوں نے اسکی کوشش سے [illegible] کوشش و تلاش سے

فی زمانہ حاصل کی گئی۔ اور لوگوں کو دکھا دیا گیا۔ کہ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ جو کچھ بھی
چیز کی کوشش کر کے تھک کر چھوڑ دینا ہی ناممکن ہے۔ ورنہ کوئی چیز ایسی نہیں جس کو تلاش کیا جائے
اور محنت کرنے سے حاصل نہ ہو۔ لیکن فی زمانہ روشنی اور تحقیقات کے زمانہ میں معالاگروں
ہے۔ اس علم نے بھی ترقی کی ہے۔ کہ یہ علم یورپ اور امریکہ میں کوئی شخص بھی ایسا
موجود نہیں۔ جو کہ اپنے آپکو ذرا بھی روشن خیال اور سائنٹسٹ کہے۔ اور مسمریزم اور اسکی طاقتوں سے
انکار کرے۔ اگلے زمانہ میں جب اس علم کی کتابیں موجود نہ تھیں۔ اور اگر تھیں۔ تو اسقدر گراں
کہ ہر شخص انکو خرید نہ سکتا تھا۔ اسوقت علم مسمریزم علم سینہ کہا جاتا تھا۔ جو کہ خاص خاص خاندانوں
میں عالموں کے سینہ در سینہ چلا آتا تھا۔ اور جو شخص اس علم کا عامل ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس علم کو
چھپاتا تھا۔ اور بہت تنگ پوشیدہ رکھتا تھا۔ کہ مرتے وقت اسکو اپنے ساتھ قبر میں لے جاتا
تھا۔ اپنے عزیزوں تک کو نہ بتاتا تھا۔ لیکن آجکل معاملہ برعکس ہے۔ یعنی جو شخص تلاش
کرتا ہے۔ وہ پاتا ہے۔ اور بہت تھوڑے زمانہ میں عامل کامل بن جاتا ہے۔ اور نہایت آسانی
سے حاصل کر لیتا ہے۔ اور سیکھ لینے کے بعد بھی اسی آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ آجکل کوئی وجہ
ایسا پیدا نہیں ہو سکتا جو کسی کو اس علم کے حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا کر سکے۔

پیارے ناظرین میرا ہرگز یہ ارادہ نہیں۔ کہ کسی کی بات کا جواب صاف صاف کردوں یا دشمن سے جھگڑا
کروں یا کسی پر اعتراض کروں یا خود کو عامل اور دوسرے کو جاہل خیال کروں۔ نہیں بلکہ
میں خود نہیں جانتا۔ پھر دوسرے پر کیوں اعتراض کروں۔ میں خود برا ہوں۔ سب سے برا
ہوں۔ پھر دوسرے بہتر نہیں ہیں۔ پھر دوسرے پر کیا اعتراض کر سکتا ہوں۔ بلکہ میں تو
یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے سب اچھے ہیں۔ جبکہ یہ برائی اور عیب ہے۔ وہ اپنی ذات میں
ہے معترضوں کو جواب دینا اور دشمنوں سے جھگڑا کرنا یہ کام اس شخص کا ہے۔ جو شخص بیکار
ہو۔ مجھ جیسے آدمی عدیم الفرصت کے لئے یہ کام بہت مشکل ہے۔ اور پھر مضمون بھی حد
سے زیادہ طویل ہو جاتا ہے۔ اگر کسی وقت مجھ کو اتنی فرصت مل گئی۔ تو ضرور ان لوگوں کے
اعتراض کا جواب دیا جائیگا۔ ورنہ اس وقت تو بقول شاعر کے کہ

جواب جاہلاں باشد خاموشی

پھر عمل کرنا عین مصلحت ہے۔ ہاں البتہ جن صاحبان کو اس علم کی ہستی اور وجود میں شک ہو
وہ بذریعہ خط و کتابت یا خود تشریف لا کر اس ناچیز سے اپنا اطمینان کر سکتے ہیں یا کسی وقت

میرا منشا فضول بحث میں وقت ضائع کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ میں اس علم کی خوبیاں اور اسکی
حیرت انگیز طاقتوں کے کرشمے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور متلاشیان علم مسمریزم کو سکھانا
چاہتا ہوں۔ تاکہ وہ لوگ اس کی مخفی قوتوں کو حاصل کر کے دنیا کو فیض پہنچائیں۔
خود بھی نیک بنیں۔ اور مجھکو بھی ثواب کا حصہ پہنچائیں۔
میرا ارادہ ہے۔ کہ اس علم کے سیکھنے والوں کیواسطے جہانتک ممکن ہو۔ وہ قواعد اور طریقہ
تحریر کردوں۔ جو سہل سے سہل اور سلیس سے آسان ہوں۔ کیونکہ مجھکو یہ بھی خیال ہے۔ کہ
بیہودہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔ کیونکہ مضمون کے طویل ہو جانے سے اصل مطلب میں رکاوٹ
پیدا ہو جانیکا ڈر ہے۔ فی الحال مبتدی کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ جو قواعد اسکی مشق کیلئے دیئے
گئے ہیں۔ وہ درست اور بجا ہیں۔ باقی جب وہ عمل کریگا۔ تو خود ہی عملی ثبوت پا جائیگا جس
سے اسکا تمام شک خود بخود رفع ہو جائیگا۔ میرے خیال میں لفظی ثبوت کے مقابلے میں عملی ثبوت
زیادہ تسکین بخش ہوتا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے سے میرا منشا صرف یہ ہے۔ کہ لوگ اسکو حاصل
کر کے غریب مسکین۔ محتاجوں اور دردمندوں کی تکلیف دور کریں۔ نیک خیال۔ صاحب حیثیت زردوں کو
مصیبت سے بچائیں۔ اپنی قوت اور کوشش سے ان کے درد اور دکھ کو بذریعہ علم مسمریزم صحت بخشیں اور
بندہ کو بھی اس ثواب میں سے کچھ درجہ ملے۔ کیونکہ ایسے صاحبان [illegible] ہم کو
معترضوں اور متعصبوں سے الجھنے اور جھگڑا کرنے کی نہ تو ضرورت ہے۔ اور نہ فرصت۔ کیونکہ ان
کی آنکھوں پر ضد کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ ان کا دل گناہوں کی سیاہی سے گھیرا ہوا ہے۔ ایسی حالت میں
اگر ہم انکے یقین دلانے کو مردہ کو بھی زندہ کردیں۔ تو بھی انکو کبھی یقین نہ آئیگا۔ یہ لوگ وہ
ہیں۔ جنہوں نے جناب رسالت مآب کی رسالت کا اقرار نہ کیا۔ اور معجزوں کو جادو اور شعبدوں کے
نام سے تعبیر کیا۔ جو بغض سے رسالت سے منکر ہو گئے۔ وہ لوگ ہمارے کیا منکر ہو سکتے ہیں۔
ان کے دلوں کی سیاہی ان کو راہ راست نہیں اختیار کرنے دیتی۔ ایسے لوگوں کو ہم ان کی تشفی
کیلئے ڈھونڈتے ہیں۔ جو ناموری اور شہرت حاصل کرنیکے لئے مرتے ہیں۔ مجھکو یہ بھی پتہ چلتا
ہے کہ ہم استادوں نے بگڑ کر ان کو سکھا رہے ہیں۔ اس رکاوٹ کے بعد یہ سمجھ کر کہ پیار سے
ناظرین ہماری محنت کی داد دینگے۔ اور اس علم کو حاصل کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہم نے اصلی
منشا بیان کر دی ضرورت کرلے ہیں۔ اور ہم تمیسار نیک نیت سے وہ سب اظہار کئے دیتے ہیں
[illegible]

پرانی کتابیں دیکھیں گے۔ تو آپ کو ہمارے کلام کی تصدیق بہت جلد ہو جائیگی۔ صوفی بنیاد شاہ صاحب اپنی کتاب زندہ کرامات میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس علم کو مسمریزم ایجاد کیا ہے شاید ایسا ہی ہو۔ مگر یہ علم بہت قدامت سے علم سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ ہاں یہ بالکل درست ہے کہ گذشتہ ایام اس علم کو خبر میسمر نامی شخص نے رائج کیا۔ اور اپنے تجربوں کے حیرت انگیز کرشمے دکھا کر لوگوں کو تصویر حیرت بنا دیا۔ مگر اس سے پیشتر بھی لوگوں نے ایسے ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر دکھائے۔ اور پبلک سے خلعت تحسین اور آفرین پائی۔ جیسے کہ میں آگے بیان کرونگا۔

شبیہ مسمر



اصحاب علم مسمریزم میسمر [illegible] اول [illegible] عمر کو [illegible] دوبارہ رائج کرنیوالے

انسٹار

اسکے بعد ضلع کارک کے مجسٹریٹ نے ۱۸۶۶ء میں کلکتہ آئرلینڈ میں تجربات دکھائے جسکا نام مسٹر گریٹ ریکس تھا۔ انہوں نے بھی نہایت حیرت انگیز کرشمے مقناطیسی کشش اور قوت کے دکھائے تھے۔ اور پبلک سے خلعت تحسین اور آفرین پائے تھے۔ یہی وہ شخص ہے کہ بلا کسی ذاتی فائدے کے ہزاروں لاعلاج مریضوں کا مسمریزم کے ذریعے علاج کرکے ان کو صحتیاب کیا یہی وہ شخص ہے۔ جس نے تمام یورپ میں سفر کرکے مایوس العلاج مریضوں کو تلاش کرکے انکا علاج کیا۔ اور انکو صحت ہوئی۔ اس تمام سفر میں بمقدار روپیہ خرچ ہوا۔ سب اپنی جیب سے خرچ کیا۔ کسی مریض سے ایک پیسہ تک نہیں لیا۔ اس سے اسکو اپنی شہرت یا کسی قسم کی پرواہ مقصود نہ تھی۔ بلکہ صرف خدا ترسی اور رحمدلی اور خدمت انسانی کو پورا کرنا

مفقود تھا۔
چنانچہ مقام درے کے لاٹ پادری خود تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا
ہے کہ مسمریزم موصوف نے بڑے بڑے مہلک امراض کو بہت تھوڑے عرصہ میں آرام کر دیا
ہے۔ بہرے اور گونگے دم کے دم میں بالکل تندرست ہو گئے۔ جیسے کبھی شکایت ہی نہ
تھی۔ شدید سے شدید درد کو لمحہ بھر میں کھینچ لیا۔ یہ تمام کام صرف اپنی قوت ارادی اور
پاسوں PA SSES کے ذریعہ سے کئے تھے۔

لنڈن کی رایل دنشیانک سوسائٹی نے بھی خوب تحقیقات کرنے کے بعد اپنی رپورٹ
میں مفصل طور پر مسمریزم موصوف کے تجربات کی کیفیت لکھی۔ اس کمیٹی کے الفاظ یہ ہیں
کہ مسمریزم کسی کے جسم میں یہ ایسی تاثیر پیدا ب ہے۔ جس کے ذریعہ سے امراض کو فائدہ
پہنچتا ہے۔ مگر یہ الفاظ ایک جاہل ندیدہ اور تجربہ کار شخص کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ جو
ناتجربہ کاری کی دلیل ہے۔ یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ اگر چاہیں۔ تو اس تحقیقات کو روزانہ
اپنے ظہور دنیا تک ثبوت دیکھتے ہیں۔ کیونکہ جو کتاب آپ اٹھا کر دیکھیں گے۔ اس میں اس علم کا پتہ
ضرور چلیگا۔ خاص کر مذہب ہنود کے متعلق جو کتابیں ہیں۔ اس میں بہت زیادہ مگر آپ کو
ایسی ملیگی۔ جس میں جا بجا اسی کا ذکر کیا گیا ہو۔ سب سے پہلے آپ یونانی کتب اٹھا کر
دیکھیں گے۔ تو آپ کو مذہبی کتابوں میں انسان کے ہاتھ کی صحت بخش تاثیر کا جگہ جگہ
تذکرہ ملیگا۔ حکیم سوسن جو حضرت مسیح روح اللہ سے ۵۰۰ سو برس پہلے گزرا ہے۔ اور اپنے
وقت کا نہایت عالم فاضل اور حکیم حاذق تھا۔ وہ ایک مقام پر لکھتا ہے۔ کہ اکثر امراض ایسے
ہوتے ہیں۔ جو سخت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان امراض کو صرف دوا سے کوئی فائدہ نہیں
پہنچتا۔ بلکہ اکثر اوقات اس کے واسطے فرکشن نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ الغرض
اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ زمانہ سابق میں
بھی نیند پیدا کرنے کیلئے رائیگ پاس یعنی خواب مسمریزم لوگوں کی اصطلاح ہے۔ مستعمل تھی
اس کے علاوہ اور کاموں کے لئے بھی پاس ہاتھ کا جسم پر یا اس کے قریب پھیرنا متصور
ہے۔ مثلاً لمبی چھوٹی یا رڈیڈنل یعنی پھیلانے یعنی افقی یا بلیک اور اس کے علاوہ بہت
سی قسمیں ہیں۔ جن کا ذکر آگے چل کر کیا جائے گا۔ جو نمبر وار کتاب میں آپ کی نذر
سے گذریں گی۔

مسمریزم کی وجہ تسمیہ اور کس زمانے میں ایجاد ہوا

علم مسمریزم ایک ایسا علم ہے۔ جس کا سلسلہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تب سے برابر اس کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیئے۔ کہ خدا نے پیدائش وجہ پر یہ قوت ہر ایک ذی روح میں عطا فرمائی ہے۔ لیکن جیسے جیسے بزرگوں اور عابدوں زاہدوں۔ اولیاؤں کو خداوند کریم کی طرف سے عطا ہوتی رہی ہے۔ گو یہ قوت ہر ایک میں موجود ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا حیوان بلکہ نباتات تک میں بھی یہ قوت موجود ہے۔ اور جمادات میں بھی اس کا اثر پایا جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اس قوت کا جاننے والا اور اس سے کام لینے والا شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔ اور اگر کوئی شخص جانتا بھی تھا۔ تو وہ اس علم کو اس طرح پوشیدہ رکھتا تھا۔ کہ اس کے جگر گوشہ لڑکے تک بھی اس راز سے واقف نہ ہوتے تھے سب سے قبل خداوند کریم نے یہ علم غریب اور تارک الدنیا لوگوں۔ بزرگوں اور عبادت گذار عابدوں کو عطا فرمایا۔ جس کے ساتھ ان کو یہ حکم دیا گیا۔ کہ بلا امتیاز مذہب ہر ایک مخلوق کو فیض پہنچاؤ۔ چنانچہ وہ بزرگ جو دنیا کو فیض پہنچاتے رہے چونکہ یہ علم مخفی تھا۔ اس لئے عام شخص اس سے ناواقف رہے۔ ہندو دھرم میں اس علم کا اظہار شاستروں میں کیا گیا اور اسکے موجد مہاتما پاتنجلی جی تھے۔ جنہوں نے یوگ شاستر بنایا۔ اور یوگ شاستر کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ جیسے وید کا انگ ہے۔ جس کو بڑے بڑے مہاتما شری کرشن چندر جیسے یوگی اور بجگر رشی منی پڑھ کر اس پر عمل کر کے لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ خود بھی نجات حاصل کی۔ اور لوگوں کو بھی نجات حاصل کرنے کا راستہ بتایا۔ اس کے بعد مسمر نامی انگریز نے جس کا ذکر مفصل اگلے باب میں اور دیباچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اس علم کو اپنے نام سے لوگوں پر ظاہر کیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام اس عالم کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام علم مسمریزم مشہور ہوا۔ مسمر نے اس علم کو ولیوں اور مہاتماؤں سے حاصل کیا۔ اس کے بعد اس نے فرانس میں اس علم کو آراستہ کر کے اس کا نام علم مسمریزم رکھا چنانچہ آجتک صفحہ تاریخ پر یہ علم مسمریزم کے نام سے مرقوم ہے۔ مگر دراصل یہ علم وہی قدیمی علم ہے جو مسلمانوں میں کشش روحانی بھی کہتے ہیں۔ ہندو یوگ علم ہے۔ جو آج دنیا میں نئے طریقہ اور نئے نام سے علم مسمریزم مشہور ہو گیا۔ ہم حالات کی بات ہے۔ کہ ہر شخص اپنی نامیری

جاتا ہے۔ اسی طرح مسمر نے اس علم کو نئے لباس سے آراستہ کرکے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ مسمریزم مشہور کیا۔

یوں تو اردو میں علم مسمریزم کی بہت سی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ مگر ہم زور کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ پروفیسر مسٹر ریاض صاحب کی تالیف کے آگے کل کتابیں ردی ثابت ہوئی ہیں۔ کیونکہ سوائے مسٹر ریاض کی کتابوں کے اور جس قدر کتابیں نظر سے گذری ہیں۔ سب میں کوئی نہ کوئی نقص موجود ہے۔ مکمل کوئی کتاب نہیں ہے۔ البتہ مسٹر ریاض صاحب کی کتاب میں یہ نقص نہیں ہے۔ اگر کسی کتاب میں طریقہ مہمل ہے۔ تو کسی میں عبارت فضول ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی نقص موجود ہے۔ مگر پروفیسر مسٹر ریاض صاحب کی کتاب ان تمام عیبوں سے پاک ہے جسکو ایک بچہ بھی سمجھ کر اس پر عمل کرکے کامل بن سکتا ہے۔ اور یہی کتاب اور علم کی خوبی ہے۔ کہ ہر ایک کی سمجھ میں آ جائے۔ اور عمل کرنے سے درست ثابت ہو۔ مسٹر ریاض صاحب کی ایک کتاب بھی آپ کو ایسی نہ ملیگی۔ جس میں کوئی نقص بتایا جا سکے۔ جس کے عمل کرنے سے انسان بہت بڑا عامل بنکر وہ کرشمے دکھا سکتا ہے۔ جو تمام دنیا کو حیرت میں ڈالدے۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ آپ خود کتاب ملاحظہ فرما کر ہمارے کلام کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ع۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ [illegible]

مسمریزم اور اقسام پاس کا مختصر بیان

چونکہ علم مسمریزم میں لفظ پاس کا ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس سے ناظرین کو واقفیت پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھکر ہم مختلف قسم کے پاسوں کا بیان کرنا ضروری اور لازمی خیال کرتے ہیں۔

(۱) چھوٹے پاس۔ وہ پاس جو جسم کے کسی خاص حصہ پر کیا جائے۔ خواہ اوپر یا نیچے کیا جائے اور جلدی جلدی کیا جائے۔ ان پاسوں کو علم مسمریزم کی اصطلاح میں جو خاص طور پر عاملوں میں رائج ہے۔ مقامی پاس کہتے ہیں۔ جب کبھی اس قسم کے پاسوں کو کسی حصہ جسم کے درد وغیرہ کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ تو ہر پاس کے بعد عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنے ہاتھ کو جھٹک دے۔ یعنی ہاتھ کو جھٹک دیا جائے۔ کیونکہ عامل کے ہاتھ کو وہ مرض لگ جاتا ہے۔ اگر ہاتھ کو جھٹکا نہ دیا جائے۔ تو احتمال ہے کہ وہی مرض عامل کو لگ جائے۔ غرض کردہ کہ ایک شخص کو

کو بچھو نے ڈنک مارا ہے۔ تو اس مقام سے جہاں بچھو نے ڈنک مارا ہے۔ شروع کر کے انگلیوں
کے سرے تک لانا چاہیئے۔ اور ہر مرتبہ الٹی پاس کرنے کے بعد عامل کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ
کو جھٹک دے۔ خواہ دور ہو یا پاس۔ ہاتھ جسم سے مس ہو یا نہ ہو مگر ہاتھ کا جھٹک دینا لازمی
ہے۔ اس صورت میں درد فوراً دور ہو جائیگا۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو یہی سوزش جو
چڑھنے والے کو ہے۔ عامل کو لگ جاتی ہے۔ اور وہ شخص تندرست ہو جاتا ہے۔ اور عامل اسکی
مصیبت میں گرفتار ہو کر تکلیف پاتا ہے۔ دوسری ہدایت یہ ہے۔ کہ جس وقت تم عمل شروع
کرو۔ اس سے پیشتر اسباب کا اندازہ لگا لو۔ کہ زہر نے کس جگہ تک اپنا اثر کیا ہے۔ جہاں تک تمہاری
عقل تمکو زہر کا اثر ہونا ثابت کرے۔ اسے بھی کسیقدر آگے کر کے باندھ دو۔ اسکے بعد اپنا عمل شروع
کرو۔ بند باندھنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ زہر اور آگے اثر نہ کرے۔ اسی حد تک رہے۔ ورنہ تم اسجگہ
سے جھاڑو۔ اور وہ درد آگے کو ہٹ کر چلا جائے۔ جس صورت میں بند باندھ دیا جائے۔ پھر درد آگے
نہ بڑھ سکیگا۔ اور جھاڑنے سے جاتا رہیگا۔ یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ ایسے درد کو دور کرنے کے
لیے مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنے کی چنداں ضرورت لاحق نہیں ہے۔ البتہ اگر جسم کے
حصے پر عمل جراحی کرنا مقصود ہو۔ تو بیشک مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنا لازمی ہوگا۔
جس وقت مریض پر خوب اچھی طرح خواب طاری ہو جائے۔ اور تم اسکا اطمینان کر لوگے۔ ہاں جب
مریض اچھی طرح غافل ہے۔ اس وقت عمل جراحی کرنا لازم ہے۔ اگر کچھ شک و شبہ ہو۔ تو تاوقتیکہ وہ
شبہ کامل یقین سے نہ بدل جائے۔ اس وقت عمل جراحی شروع کرنا لازم نہیں ہے۔

جس وقت خواب مریض پر اچھی طرح طاری ہو جائے۔ تو اس وقت اس حصہ جسم پر چند مرتبہ چھوٹے
چھوٹے پاس اور وہ بھی جلدی جلدی کرنے لازمی ہیں۔ مگر اس موقعہ پر ہاتھ کو بجائے جھٹکا دینے
کے ایک پانی کے پیالہ میں ڈالتے جائیے۔ کیونکہ جھٹکا دینے سے مریض پر اثر نہ ہوگا۔ پیالہ ایک
چینی کا گرم پانی سے بھر کر پاس رکھ لے۔ جس وقت پاس کرے۔ تو ہاتھ کو پانی میں پھیرتا جائے
جس سے عامل محفوظ رہیگا۔ اور وہ پانی اس اثر کو جذب کر لیگا۔ جب تم پاس کر چکوگے۔ تو مریض پر
خواب طاری ہوگا۔ اور وہ سو جائیگا۔ اس کے بعد تم اس حصہ پر پاس کرو جس پر تمہیں عمل جراحی
کرنا مقصود ہے۔ جب پاس کر چکو۔ اور اطمینان کر لو۔ کہ اب مریض بالکل غافل ہے۔ اس وقت عمل جراحی
کرو۔ وہ حصہ جس پر پاس کیا گیا ہے۔ بالکل بیکار ہو جائیگا۔ جس سے مریض کو قطعی تکلیف محسوس نہ
ہوگی۔ [illegible] ضرورت نہیں۔ وہ فوراً دو چار [illegible] کے اور ہدایات معلوم کر سکتا ہے۔ مگر

آیا مریض بے حس ہے یا نہیں ۔ اگر مریض تیز حس ہے ۔ تو صرف چند پاس کافی ہوسکتے ہیں جب
سے عضو بے حس ہوسکتا ہے ۔ جس پر عمل کرنا مقصود ہے ۔ ورنہ اگر مریض طاقتور ہوگا تو زیادہ
پاس کی ضرورت لاحق ہوگی ۔ اسکا اطمینان دیکھنے پر موقوف ہے ۔ عامل کو لازم ہے کہ مریض
کی طبیعت کو دیکھکر پاس کرے ۔ جسقدر پاس کی ضرورت ہو یا جتنے پاس میں مریض بیہوش
ہوسکے ۔ اتنے پاس کرلے ۔ اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں ۔

(۲) **طویل پاس** ۔ لمبی پاس یعنی سر تا پا جو پیچھے ہم نے معمول پر کئے جاتے ہیں ۔ وہ طویل پاس کہلاتے
ہیں ۔ اور جو بلا پلک پیروں تک کئے جاتے ہیں ۔ انکو طولی یا دراز پاس کہتے ہیں ۔ اکثر لوگ مقناطیسی پاس
بھی کہتے ہیں ۔ ان کے ذریعہ معمول و مریض پر خواب مقناطیسی طاری اور وہ بھی گہرا کیا جاتا ہے ۔ ایسے
پاس بہت اثر رکھتے ہیں ۔ ایسے پاس سلب یا جذب امراض کے لئے ہی کئے جاتے ہیں ۔ اس میں
ہاتھ کو جسم سے مس نہیں ہونے دینا چاہیئے ہمیشہ ہاتھ جسم مریض سے علیحدہ رکھا جائے ۔

(۳) **کشش پاس** ۔ یہ وہ پاس ہے جسمیں عامل کو قوت ارادی سے بہت بڑا کام لینا پڑتا ہے ۔
ان پاسوں کی یہ غرض ہے ۔ گویا معمول فاصلے پر ہے ۔ اور عامل اس کو اپنی کشش ذریعہ اپنی طرف
کھینچ رہا ہے ۔ عمل کرتے وقت عامل کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے ۔ کہ اس کے اور معمول کے درمیان
ایک اندرونی رسی ہے ۔ جو عمل کے ذریعہ معمول کو اس کی طرف کھینچ رہی ہے ۔ اور اس رسی کا ایک
سرا عامل کے سینے میں اور دوسرا معمول کے سینے میں ہے ۔ دونوں کا سلسلہ برابر جاری ہے ۔
عامل اپنے خیال میں اسی رسی کو دونوں ہاتھ بڑھا کر پکڑتا ہے ۔ اور پھر اس رسی کو آہستہ
آہستہ اپنی جانب کشش کرتا ہے ۔ اس حالت میں مٹھی بند نہیں رکھی جاتی ہے ۔ بلکہ انگلیاں
کسی قدر مڑ کے کی طرف جھکی ہوتی ہے ۔ اگر عامل کی قوت ارادی مضبوط اور مشتاق ہو ۔ تو معمول
خواہ کسی قدر فاصلے پر ہو ۔ اور چاہے جسقدر رکاوٹیں ہوں ۔ معمول پر بیخودی اور اس کا اثر ہوتا
ہوتا ہے ۔ اکثر مرتبہ ایسا ہوتا ہے ۔ کہ کھنچتے کھنچتے قریب آکر دھونگ عامل سے ٹکرا جاتا
ہے ۔ ایسے عمل کے وقت عامل کو بہت ہوشیار رہنا چاہیئے ۔ ایسے پاس اکثر جلسوں اور
تماشوں کے موقعہ پر بہت لطف دیتے ہیں ۔

(۴) **دافع پاس** ۔ یہ پاس گویا کشش پاس کا دفعیہ ہاتھ کی ہتھیلی معمول کی جانب کرکے اسکی
انگلیاں کسی قدر خم کھاتے رہیں ۔ ہاتھ بڑھا کر اسطرح ہاتھ کو حرکت دو ۔ گویا تم ہاتھ کے ذریعہ
اپنے سامنے والے کو دھکے دے رہے ہو ۔ ضرور اس کا اثر ظاہر ہوگا ۔ اور وہ معمول پیچھے ہٹ جائیگا

لوگوں کا یہ خیال درست ہے۔ کہ ہاتھ اور نظر کے ذریعہ مسمریزم سے مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔ اور مریضوں کو صحت ہوتی ہے۔ جسطرح ایک شخص کا مرض دوسرے کو لگ جاتا ہے اسی طرح اس کا دفعیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کو جانور وغیرہ پر خارج بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ اور جو شخص چاہے۔ اس کا مرض جانور پر اتار سکتا ہوں۔ میرے پاس آ کر اس کا اطمینان کرلے جس کا جی چاہے۔ میرا پتہ ذیل میں درج ہے

پتہ عامل:۔ سید نصیر مرشد ریاض الدین احمد ریاضی دہلوی عامل مسمریزم برگولکی شیخ محمد تقی صاحب آنریری مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ کمشنر انارکلی لاہور

اصول مسمریزم یا معمول کی شناخت کا طریقہ

معمول بالغ اور نوجوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ مذہب سے کوئی غرض نہیں ہے۔ نیک نیت۔ فیاض۔ سخی۔ رحم دل ہو۔ جھوٹ اور فریب سے پاک ہو۔ بھولا بھالا ہو۔ بیوقوف نہ ہو۔ کسی قسم کا نشہ کرنے کا عادی نہ ہو۔ گول پیشانی۔ چوڑا سینہ۔ رسیلی آنکھیں ہوں۔ وہ معمول بہت اچھا معمول ہو سکتا ہے۔

عامل کے اوصاف

عامل بالغ ہو۔ جوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ مرد زیادہ اچھا ہے۔ عورت بھی ہو سکتی ہے۔ مذہب خواہ کوئی ہو۔ نیک چلن ہو۔ بدنگاہ نہ ہو۔ خراب عادت نہ رکھتا ہو۔ نشہ باز نہ ہو۔ سود خوار نہ ہو۔ حرامی نہ ہو۔ جھوٹا فریبی نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ خدا کا سچا پرستار ہو۔ عقلمند ہو۔ ہوشیار ہو۔ تجربہ کار ہو۔ مستقل مزاج ہو۔ جلد باز نہ ہو۔ فیاض ہو۔ کسی کا برا نہ چاہے۔ مظلوموں کو نہ ستائے۔ علم سے خلاف حکم خدا و قانون کام نہ کرے۔ خلاف وضع فطری اور قانون کے خلاف اگر عامل کوئی کام کریگا۔ تو عمل تو ضرور اس کو کامیاب کرائیگا۔ مگر ساتھ ہی اس علم کی بے حرمتی کے سبب عامل کا ستیاناس ہو جائیگا مرتے وقت کتے کی موت نصیب ہوگی۔ دونوں جہان میں اس شخص کا منہ کالا ہوگا۔ اسی لئے عامل کو لازم ہے کہ عمل کو نیک کام میں صرف کرے۔ خلق خدا کو فائدہ پہنچائے۔ خود تکلیف اٹھائے۔ آخر خود بھی نیک بدلہ پالے۔

معمول کی مفصل کیفیت اندازہ عمر

معمول کی عمر بیس سال کے اندر ہو۔ تو اثر جلدی ہوگا۔ معمول حسین خوبصورت نازک اندام مہ جبین، چھریرے بدن کا ہو۔ کسی عضو بدن میں عیب نہ ہو۔ نشہ کی چیز کا استعمال نہ کرتا ہو۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ شادی شدہ نہ ہو۔ تو بہتر ہے۔ اگر ہو تو چنداں مضائقہ بھی نہیں ہے۔ اگر مرد ہو تو فقیر اور اگر عورت ہو تو نہایت ہی بہتر ہے۔ صاف دل ہو۔ پاک صاف رہتا ہو۔ رنگ کندن یا گورا ہو۔ سیاہ رنگ پر اثر کم ہوتا ہے۔ سخت دل نہ ہو۔ موٹا تازہ نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ زیادہ غصہ ور نہ ہو۔ جنسی نکما ہو۔ پاکدامن ہو۔ اگر عورت ہو تو باکرہ نہایت ہی ٹھیک ہے۔ کیونکہ وہ دنیاوی کثافت سے پاک صاف اور بہتر ہوگی۔ اس پر جلدی عمل کا اثر ہوگا

اصول مسمریزم

یا عامل اپنے معمول کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ عامل اپنے معمول کو توجہ سے بیہوش کر دیتا ہے۔ بعد بیہوش کرنے کے اس سے اپنے مطلب کے سوال کرتا ہے۔ دور دراز ملکوں کی باتیں معمول بیان کرتا ہے۔ پوشیدہ راز دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے علاج دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے نسخہ حاصل کرتا ہے۔ اسی قسم کے ہر ایک طرح کے سوال دریافت کرتا ہے۔ اکثر باتیں جو معمول سے دریافت کی جائیں۔ ثابت ہوتی ہیں۔ معمول کو لازم ہے۔ پاک رہنے کا زیادہ خیال رکھے۔ عامل پر فرض ہے۔ کہ اپنے معمول کی طبیعت کا پابند ہو۔ خلاف طبیعت معمول کوئی کام نہ کرے۔ معمول کو کسی بات کے جواب پر مجبور نہ کرے۔ ایک ہی معمول سے کئی قسم کے سوال نہ کرے۔ کیونکہ ایک معمول سے اگر کئی قسم کے سوال کئے جائیں۔ تو غلطی ہو جاتی ہے۔ مثلاً ابھی دریافت کیا۔ کہ فلاں ملک میں اسوقت کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد دریافت کیا۔ کہ اس بیماری کا کیا علاج ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ معمول کا خیال غلطی کر جائیگا۔ پہلے ایک معمول سے ایک ہی قسم کا سوال کرے۔ اسمیں نہ معمول غلطی کرتا ہے نہ عامل جھوٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح کرنے سے معمول بالکل صحیح بات بیان کرتا ہے۔

جب عمل کرتے وقت معمول عامل سے بیدار اور ہوشیار ہونے کی درخواست کرے۔ تو فوراً اس کو ہوشیار کر دے اور ہوشیار کرنے سے پہلے معمول کو یقین دلا دے

کہ میں تیری درخواست کو منظور کر کے تجھے بیدار کرتا ہوں۔ تو اطمینان رکھ۔ اور فوراً ہوشیار کر دے۔ معمول کو بیہوش اور ہوشیار کرنے کا بیان آگے کیا جائیگا۔

ایک عرض اور تمہید کے طور پر اس جگہ لکھتا ہوں

وہ یہ کہ یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ علم مسمریزم کوئی نیا علم نہیں ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ مصر کے باشندوں نے اس علم میں نہایت کمال پیدا کیا ہے۔ مصری قوم دنیا کی نہایت قدیمی قوم ہے۔ اور تاریخ کے صفحات ان کے عجیب و غریب کارناموں سے بھرے پڑے ہیں۔ مصریوں کے معبدوں، مندروں، اور مقدس مقاموں کی صدہا ایسی تصویریں آپ کو ملینگی۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ عامل اپنے معمول پر مسمریزم کا عمل کر رہا ہے۔ اکثر ایسی تصویریں ملینگی۔ جن کی یہ کیفیت ہوگی۔ کہ ایک شخص دوسرے پر عمل کر رہا ہے۔ جسکے ہاتھ کی تین انگلیاں کھلی ہوئی اور باقی ہاتھ کے نیچے دبی ہوئی۔ یہ خواب مقناطیسی معمول پیدا کرنیکا طریقہ ہے۔ جس کو تصویر کے ذریعہ مصریوں نے بنایا ہے۔ یہ طریقہ نہایت زبردست طریقہ ہے۔

مسٹر ڈاروشن صاحب مشہور و معروف عامل اپنی کتاب "[illegible]" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ علم مسمریزم کو جس قدر مصریوں نے سمجھا ہے۔ دوسری کسی قوم نے اس طرح نہیں سمجھا۔ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ان کی کتابوں میں جگہ جگہ مسمریزم کی تاثیروں کا ذکر درج ہے۔ بلکہ یہ کہ انہوں نے خاص اس کام کیلئے کمرے اور مکان بنائے ہیں جنکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مکان طبی طریقہ پر تعمیر کئے اور بنائے گئے ہیں۔ میں نے ایک مکان دیکھا۔ جسمیں ایک تصویر لگی تھی۔ اس تصویر کی یہ کیفیت دکھائی گئی تھی۔ کہ عامل اپنے معمول پر علم مسمریزم کر رہا ہے۔ اور علم مقناطیسی کے ذریعہ ایک شخص دوسرے کو بیہوش کر رہا ہے۔ اسکے سر کی طرف یعنی معمول کے سر کے نیچے ایک فرشتہ کھڑا ہوا ہے۔ اور خدمتگار نے مریض کے سر کو اپنے ہاتھوں کا سہارا دے رکھا ہے۔ جس کا یہ مطلب سمجھا گیا ہے۔ کہ جس وقت معمول پر خواب طاری ہوگا۔ تو وہ بیخود ہو جائیگا۔ اور گرنے سے اسکے ضرب آنیکا اندیشہ ہے۔ پہلے ہی اس احتیاط کیواسطے خدمتگار کھڑا ہے۔ کہ فوراً اسکو سنبھال لے۔ اور گرنے نہ دے۔

یہ ظاہر ہے۔ کہ مصریوں کا دعویٰ [illegible] کا نہ صرف علم مقناطیسی اور مراقبہ کے

رفع اور دور کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ پرانی تاریخیں صاف طور پر اس بات کی شہادت
دے رہی ہیں۔ اور قدیم یادگاروں سے اور وہاں کے زبانوں سے اور ان عمارتوں سے
ثبوت ملتا ہے۔ اور وہ چیزیں ہی صحیح اور سچی شہادتیں ہیں۔ جو زبان حال سے تمام باتیں
بیان کر رہی ہیں۔

اکثر عالموں نے اپنی کتابوں میں اس بات کا حوالہ دیا ہے۔ کہ اس مندر یا معبد میں
جو جو مریض آتا تھا۔ وہ صحتیاب ہو کر جاتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں مایوس العلاج اشخاص
جنکو طبیبوں نے جواب صاف دیدیا تھا۔ اور جو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ وہاں
آکر صحت کلی پائی ہے۔ ہزاروں اندھے، سینکڑوں گونگے۔ اور بے تعداد ایسے مریض
جنکے جسم سن ہو چکے تھے۔ اس مندر میں داخل ہو کر صحت پائی ہے۔ روتے آئے۔ ہنستے
اپنے اپنے گھر گئے۔ غرض اس طول طویل تقریر سے میرا مقصد یہ تھا۔ کہ دنیا کی ہر ایک قوم
میں یہ علم موجود تھا۔ اگر آپ پرانی کتابوں میں تلاش کرینگے۔ تو آپ کو میرے کلام کی تصدیق
ہو جائیگی۔ اور خود آپ پتہ لگ جائیگا۔ کہ واقعی دنیا کی ہر قوم اس علم سے واقف تھی۔ اکثر شادی
وغیرہ کے موقعہ پر جسکو آجکل کی نئی روشنی والے فضولیات خیال کیا کرتے ہیں۔ اس علم کا عمل
کیا جاتا تھا۔ اور قریب قریب اسکا استعمال اکثر روزمرہ اور لازم خیال کیا جاتا تھا۔ مگر زمانے
کے ساتھ وہ باتیں بھی بدل گئیں۔ اور اب یعنی اس نئی روشنی کے زمانے میں ان باتوں کو
حماقت کہا جاتا ہے۔ دیا جاتا ہے۔ اس سے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ جو لوگ اسکو حماقت کہتے
ہیں۔ ان کے بزرگ جو اس حماقت پر عملاً مدد کرتے تھے۔ وہ بھی احمق اور گاؤدی تھے۔
اگر ایسا تھا۔ اور وہ لوگ اس کے جواب میں ہاں کہتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں ہمارے
پاس خاموشی کے سوا کوئی جواب نہیں ہے۔

ہم اور ہمارے ہم خیال لوگ تو یہ کہے۔ بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جو کچھ کیا گیا۔ وہ بالکل درست
اور نہایت عقلمندی کے اصول پر قائم تھا۔

ہمارا تو یہ خیال ہے۔ کہ یہ سائنس سب سے پہلا اور قدیم سائنس ہے۔ اس سے قبل
کوئی سائنس نہ تھا۔ بس جاننا چاہیئے۔ کہ اسی مسمریزم علم طب کی کنجی یا اطباء کی کامیابی کا
راز ہے۔ اور یہی وہ فلسفہ ہے۔ جس سے علم طب کو اتنا بڑا عروج حاصل ہوا۔ جو آجکل آپ
لوگوں کے پیش نظر ہے۔ یہی وہ علم ہے۔ جس کی بنا پر مذہبوں کا مکان قدیم ہے۔

ایجاد کرنے والوں کی اپنی طاقت یہی مسمریزم تھا۔ گو لوگوں کو یہ بات کس قدر عجیب معلوم ہوگی
کہ طب اور اس کے بیسیوں مذہب بنا ہیں۔ جو سب سے قدیم ہونے کا دعوے کر سکتے ہیں
جسکا ثبوت ہمارے پاس کافی سے بھی زیادہ موجود ہے۔ اگر ہم اس جگہ تفصیل کے ساتھ
لکھیں۔ تو ایک کتاب علیحدہ اس مضمون لکھوانے درکار ہو۔ مگر جو صاحب دریافت کرنا چاہیں
ان کو ہم بخوبی سمجھا سکتے ہیں۔ وہ لوگ ہمارے پاس آکر مذکورہ بالا تحقیقات سے اپنا اطمینان کر سکتے ہیں
اسوقت ہمیں کتاب لکھنا مقصود ہے۔ اس لئے ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔
اتنا اور ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ مسمریزم کے آخری مرحلے طے کرنے سے جادو آجاتا
ہے۔ یا یوں کہیئے۔ کہ مسمریزم کے آخری مرحلوں کا ہی نام کرنا جادو ہے۔

طریق عمل یا مسمریزم کے استعمال کا اصلی طریقہ

کوئی مرض ایسا نہیں ہے۔ جس کیلئے مسمریزم صحت بخش نہ ہو۔ اکثر صاحبان کے دلوں
میں یہ بات جگہ پا گئی ہے۔ کہ مسمریزم سے صرف نروس بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ مگر
نہیں یہ خیال غلط ہے۔ مسمریزم سے کل بیماروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے
کہ مسمریزم سے خاص خاص لوگوں پر اسکا اثر ہوتا ہے۔ لیکن ہم زور اور دعوے کے ساتھ
اس بات کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسمریزم ہر شخص پر اثر کر سکتا ہے۔ ہر شخص پر مرض اور اسکے
مریض کو مؤثر ہونا لازمی ہے۔ جسکے ثبوت ہمارے پاس کافی واقعات موجود ہیں۔ اور
ناظرین کو ملاحظہ اور تجربہ سے خود بخود اس بات کا یقین ہو جائیگا۔ اطمینان کیلئے ہم موجود اور
زندہ ہیں۔ کہ بیشک اس علم سے ان امراض کے علاوہ جن کو نروس کہتے ہیں۔ جملہ امراض کو نفع
پہنچتا ہے۔ لنڈن کے ہسپتالوں کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے۔ جو خاص اسی کام کیلئے کھولے گئے
ہیں۔ تو آپکو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ وہ لوگ صرف مسمریزم ہی سے علاج کرتے ہیں۔
لنڈن مسمریک انفرمری کو قائم ہوئے تیس برس کے قریب عرصہ ہوا۔ اس عرصہ میں اس
ہسپتال میں لاکھوں بنی نوع انسان تکلیف زدہ آئے۔ اور شفایاب ہوکر چلے جاتے ہیں
جن مریضوں کو ڈاکٹروں نے جواب دیدیا۔ انکو یہاں سے شفا کلی حاصل ہوئی۔ یہی شفاخانہ ہے
جس میں اندھوں کو آنکھیں۔ گونگوں کو زبان۔ اور لنگڑوں کو ٹانگیں ملی ہیں۔ گذشتہ سالوں
کی رپورٹیں دیکھئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ [illegible] مریض اس ہسپتال سے صحت پاکر نکلے ہیں اور

کن کن دشوار مرضوں اور لاعلاج مریضوں کا اس جگہ علاج کیا گیا۔ اور اسمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے

مشق پہلی

ایک سفید کاغذ لیکر اس پر سیاہی سے ایک گول نشان بناؤ۔ جو ایک پیسہ کے برابر ہو۔ اس کاغذ کو دیوار پر آویزاں کردو۔ اور اس کے مقابل بیٹھکر اپنے کو خیالات دنیاوی سے پاک صاف کر کے ہمہ تن اسی کی طرف اپنی ساری توجہ کو قائم کردو۔ اور اس سیاہ نشان کو یکساں اور برابر دیکھتے رہو۔ مگر اس طرح کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اور جب تک تمہاری نظر قائم رہ سکے۔ اسی وقت تک دیکھتے جاؤ۔ جب نظر قائم نہ رہے۔ اور آنکھ میں پانی آنے لگے اس وقت دیکھنا موقوف کردو۔ اسی طرح روزمرہ اپنی پریکٹس بڑھاؤ۔ یہاں تک اپنی مشق بڑھاؤ۔ کہ ایک گھنٹہ تک تمہاری مشق پہونچ جائے۔ اور تم کامل ایک گھنٹہ تک صاف نظر سے دیکھ سکو۔ اسکے واسطے آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ کاغذ کو دیوار میں یا چھت میں لٹکا دو۔ اور شمال کی طرف منہ کر کے دوزانو بیٹھ جاؤ۔ اپنے خیالات کو ایک جا جمع کر کے جب یکسوئی حاصل ہو جائے۔ تو اس سیاہ دائرہ کی طرف ٹکٹکی باندھکر دیکھتے جاؤ۔ یہ خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ آنکھ نہ جھپکے۔ جب تمہارا عمل پختہ ہو جائیگا۔ تو وہی سیاہ نشان بتدریج رفتہ رفتہ رنگ تبدیل کرنے شروع کردیگا۔ یہاں تک کہ تمکو رنگ برنگ کے رنگ اسمیں نظر آئینگے۔ کبھی سفید۔ کبھی سبز کبھی سرخ۔ کبھی نیلا۔ اگر اس عرصہ میں جب تک مشق کرتے ہو گے۔ تمہاری آنکھیں کبھی بند ہو جائینگی۔ تب بھی تم کو وہی نظر آویگا۔ جو تم کو آنکھیں کھلی ہونے پر نظر آتا تھا۔ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ سیاہ نشان سبز و سورج نظر آئیگا۔ اور کبھی روشن چاند۔ اور کبھی یک لخت تمہاری نظر سے اوجھل ہو جائیگا۔ جس وقت مذکورہ باتیں پورے طور پر عمل میں آنے لگیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ تمہارا عمل پختہ ہو گیا۔ اس وقت دوسرا مشق شروع کرو۔

دوسری مشق

کوئی چیز اپنے مقابل رکھکر اسی کو اپنا معمول تصور کرلو۔ اپنے خیالات کو جمع کر کے قائم کرلو اپنی توجہ کو اسی کی طرف متوجہ کردو۔ اور ساتھ ہی اپنی قوت جاذبہ اس پر ڈال کر اسی خیال میں بالکل محو ہو جاؤ۔ اور اپنے ارادہ اس بات کو پختہ طور پر جگہ دو۔

ذہن اپنی کشش سے اپنے معمول کو بیہوش کر رہا ہوں۔ اور اپنا نور عمل اس کے دماغ میں داخل کر
رہا ہوں۔ جب کچھ عرصہ تمہیں اس طرح گذر جائے۔ تو لمبا سانس لینا شروع کر دو۔ اور
پاس کرتے وقت انگلیوں کے سرے نیچے کی طرف کو جھکے رکھو۔ اور یہ خیال رکھو۔ کہ اس جسم
کو تمہاری انگلیاں نہ مس ہوں۔ اور زیادہ فاصلہ پر بھی نہ ہوں۔ اور پاس کرتے وقت
یہ خیال تمہارے دل میں ہونا ضروری ہے۔ کہ جو قوت تم معمول کے دماغ میں ڈال چکے ہو وہی
اب تمام جسم میں پھیلا رہے ہو۔ اس مشق کو بڑھاتے جاؤ۔ جہانتک کہ تم ایک سو بیس پاس
کرنے لگو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ ایک منٹ میں کم سے کم تین پاس ضرور ہونے چاہئیں نہ
اس سے زیادہ جلدی ہو۔ اور نہ بہت دیر۔ اس کے مساوی ہونا چاہیئے۔

تیسرا سبق یا تیسری مشق

جب یہ عمل پختہ ہو جائے۔ تو تیسرا عمل شروع کرو۔ تیسرا عمل سانس سے متعلق
ہے۔ عمل کرتے وقت عامل کو پالتی مار کر بیٹھنا چاہیئے۔ اور سر بالکل سیدھا ہے [illegible]
اور کمر بھی اسی طرح سیدھی رہے۔ [illegible] اپنی آنکھوں کو بند کر کے کسی جاندار
چیز پر خیال جماؤ۔ اور اپنے دل میں اس کا تصور کرو۔ پہلے پہل جاندار چیز پر عمل کرنا چاہیئے ہاں
جب عمل پختہ ہو جائے۔ پھر بے جان پر بھی کر سکتے ہیں۔ مگر پہلے نہیں۔
جب تم اپنے خیالات جمع کر چکو سیدھے نتھنے سے ایک گہری سانس لو۔ جسکو دیر تک برابر
کھینچتے رہو۔ جب خوب اچھی طرح سانس بھر جائے۔ تو پھر اسکو آہستہ آہستہ بائیں نتھنے سے
خارج کرو۔ تھوڑی دیر میں سانس کو اپنے شکم میں روک کے پھر خارج کرو۔ اسی طرح سات
دفعہ سانس کو کھینچو۔ اور خارج کرو۔ اور اس مشق کو سات روز تک برابر جاری رکھو۔ ایک دن
میں دو مرتبہ اس مشق کو ضرور کیا کرو۔ یعنی صبح اور دوپہر کے وقت۔ بعد از ہضم ہونے طعام کے
جب سات یوم گذر جائیں۔ تو دوسرا عمل شروع کرو۔ یعنی اس طرح ایک گہری سانس لیتے
جاؤ۔ جبکہ تم تین سیکنڈ تک برابر کھینچتے رہو۔ اور تین سیکنڈ تک روکے رکھو اور تین ہی
سیکنڈ تک خارج کرو۔ یہ بھی کم از کم چودہ روز کرنا چاہیئے۔ جو مذکورہ بالا ترکیب ہے
اسکو بھی کرو۔ [illegible] جب چودہ یوم [illegible]
ہو جائے۔ تو تیسری شرح [illegible]

کہ جس چیز کا تصور باندھو گے۔ اسکے متعلق یہ معلوم ہونے لگیگا۔ کہ وہ چیز جس کا تصور کیا تھا اسکے یعنی عامل کے سامنے دست بستہ کھڑی ہے۔ اور اس کا حکم بجا لانے کو بالکل مستعد ہے بس سمجھ لیجئے کہ اس کا عمل پورا ہوا۔ اور وہ اس چیز پر قابو حاصل کر چکا ہے۔ اس کو استعمال کرے نیک طریقہ پر۔

یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ عمل کرنے میں وقفہ ایک یوم کا بھی نہ ہو۔ ورنہ عمل میں خامی رہ جائیگی۔ بلکہ تمام محنت جسقدر کر چکا ہوگا۔ رائیگاں جائیگی۔ اور نئے سر سے بھی پھر محنت کرنی پڑیگی۔ ہمیشہ پاک صاف رہنا چاہیئے۔ جس مکان میں عمل پڑھا جائے وہ بھی صاف ہو اور خوشبوؤں سے معطر ہو۔ عامل بھی خوشبو جات کا استعمال کرے۔

تسخیر ہمزاد کا طریقہ

اکثر لوگوں کو یہ وہم سوار ہو گیا ہے۔ کہ ہمزاد کو تسخیر کرنے کے لئے اکثر برے اور بد اعمال کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے مذہب کو خیرباد کہنا پڑتا ہے۔ مثلاً بیت الخلاء میں بیٹھ کر عمل پڑھنا۔ بلا غسل رہنا۔ مسان میں جانا۔ قبروں سے مردے نکالنا وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ سب غلط اور محض غلط ہے۔ اس پر طرہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب ہمزاد انسان کے قبضہ میں آجاتا ہے۔ تو انسان کو ہی ستاتا ہے۔ اور زندگی سے حیران کر دیتا ہے۔ اور مرتے وقت بھی انسان سے بدسلوکی کرتا ہے

یہ جو کچھ بیان لوگوں نے گھڑ رکھے ہیں۔ یہ درست ہیں۔ مگر تسخیر کے واسطے نہیں۔ دراصل اس علم کا نام سفلی یا جادو ہے۔ جو دراصل غلیظ چیزوں سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے اور اس کے موکل ایسی ہی اشیاء سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر اس علم سے اور تسخیر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تسخیر عمل روحانی ہے۔ جو پاک علم سے کیا جاتا ہے۔ ناپاک چیز اس کے پاس تک پھٹکنے نہیں پاتی ہے۔ اور کجا کہ خود انسان ناپاک ہے۔ یہ بیت الخلاء میں عمل پڑھے استغفر اللہ نعوذ باللہ یہ سب چنڈو خانہ کی گپ ہے۔ جو یار لوگوں نے گھڑ لی ہے۔ جب آپ لوگ تسخیر کا طریقہ معلوم کرینگے۔ تو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ کہ میرا کلام کہاں تک اعتبار کے قابل ہے آگے ملاحظہ ہو سب حال خود بخود معلوم ہو جائیگا۔

ہمزاد اور اُن کی قسموں کا بیان

ہمزاد بھی کئی قسم کا ہوتا ہے جس کی مثال آپ کو اسی باب میں معلوم ہوگا۔

پہلی قسم: ہمزاد کی ایک جسم لطیف ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جو جسم عام طور پر آنکھ سے نظر آتا ہے وہ جسم خاکی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں جسم کثیف کہا جا سکتا ہے۔ اور اسی کو جسم بھی کہہ سکتے ہیں۔ روح کا اس جسم میں قید رہنا انسانی زندگی ہے۔ گویا جسم انسانی پنجرہ اور روح ایک پرندہ یا ہے۔ جو اس میں قید ہے۔

ایک روحانی عامل کو یہ قدرت حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی مرضی کیا فق جسم کو تبدیل کر سکتا ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں کہ جیسے [illegible] جا سکتا ہے۔ کسی خارجی امداد کی مدد بغیر ہزاروں کوس کا فاصلہ طے کر سکتا ہے۔ گو یہ بات ظاہری طور پر کسی قدر ناممکن ہو۔ مگر انسان سے ناممکن کوئی چیز نہیں ہے۔ کوشش سے خدا تک مل جاتا ہے۔ کیا آپ اس بات کو ناممکن خیال کرتے ہیں۔ کبھی نہیں ممکن ہے اور ضرور ممکن ہے۔ تحقیقی مسلمان عارف بزرگ اس کو جسم لطیف یا روحانی کرشمہ۔ روحانی جسم کو جسم لطیف کہتے ہیں۔ اور ہندو یوگی لوگ اسے [illegible] کرشمہ [illegible] کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہندو برہم [illegible] سے اپنے اپنے بزرگوں سے اکثر روایتیں اس قسم کی سنی ہونگی۔ کہ کسی زمانے میں کسی بادشاہ یا حاکم نے فلاں فقیر یا بزرگ کو قید کر دیا۔ اور تاریک کوٹھری میں بند کر دیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اس کو باہر شہر میں آزاد پھرتے پایا گیا۔ جب کوٹھری کو کھول کر دیکھا۔ تو فقیر اندر موجود تھا۔ یا کوئی شخص ابھی کلکتہ سے دہلی میں موجود ہو کر آیا۔ جب فقیر کو اس نے کلکتہ میں چھوڑا تھا اس کو دہلی میں آکر یہاں بھی اسی طرح پھرتے دیکھا۔ لوگوں سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ فقیر تو عرصہ سے دہلی میں رہتا ہے۔ کہیں باہر نہیں گیا۔ اس شخص کو سخت تعجب ہوا۔ جو اپنی آنکھ سے بیشتر اس کو کلکتہ میں دیکھ کر آیا تھا۔ لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ کبھی دہلی سے باہر نہیں گیا اگرچہ بہت کم لوگ اس بات کو تسلیم کرینگے۔ درحقیقت [illegible] لوگ جو [illegible] اور منطق اور سائنس کے اندھا دھند شیدائی ہیں۔ وہ لوگ ہرگز اس [illegible] کے قائل نہ ہونگے۔ مگر ہم صاف اور [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] حرف بحرف صحیح درست [illegible] بھی درست ہے۔

[illegible] ہمزاد [illegible] بات [illegible] اپنے جسم لطیف کو [illegible] جگہ منتقل

کر سکتا ہے۔ اپنے مقید جسم کو قید کے باہر بھی نکال سکتا ہے! اور دور دراز ممالک میں بھی داخل ہو سکتا ہے۔ یہاں کے لوگ اسکو یہیں موجود پائینگے! اور وہاں کی مخلوق وہاں حاضر دیکھیگی۔ یہ سب کچھ جسم لطیف کر سکتا ہے۔ مادی جسم کو نہیں کر سکتا۔ مادی جسم کو قبر کے باہر نکال سکتا ہے۔ اور کام زندہ آدمی کی طرح کر سکتا ہے۔

اسی طرح اصلی جسم وہ ہے۔ جو کوٹھڑی کے اندر کھولنے پر پایا گیا۔ اور دوسری قسم ایک اور ہے۔ جو جسم خالی ہے۔ وہ آپ کو شہر میں پھرتا ہوا پایا گیا۔ یا اپنے کلکتہ میں دیکھا اور پھر دہلی میں بھی موجود تھا۔ وہ کیا تھا۔ جسم خیالی۔ ہندو لوگ اس کو مایا روپ بھی کہتے ہیں جس کی اصلیت اس طرح ہے۔ کہ عامل اپنی قوت ارادی سے اپنے مختلف جسم لوگوں کو دکھا سکتا ہے اس جسم میں اور اصل جسم میں بالکل تمیز نہیں ہو سکتی۔ اور اسی طرح ایک ہی وقت میں کئی جگہ خود کو موجود دکھا سکتا ہے۔ اور مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔ مگر یہ پہلی قسم یعنی جسم لطیف سے درجہ کمتر ہے۔ وہ جہاں اعلیٰ نہیں۔ اسی کا نام نظر بندی بھی ہے یعنی عامل ایک ہی چیز کو مختلف شکل میں لوگوں کو دکھا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے فائدہ اٹھانے کیلئے قلب کی یکسوئی اور قوت ارادی اور اپنے خیال و اعمال پر غالب آنا حاصل کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ لہٰذا ہم پہلے اسی کو بیان کرتے ہیں۔

(قلب کو کس طرح یکسو کر سکتے ہیں)

(۱) جو کام شروع کرو۔ اس میں اس قدر مستغرق ہو جاؤ۔ کہ تم کو اپنے وجود کی خبر نہ ہے چاہے کوئی تمکو اذیت بھی دے۔ تو تم اسکو بھی محسوس نہ کر سکو۔

اگر اور لوگ وہاں موجود بھی ہوں۔ تو تم اس قدر محو ہو جاؤ۔ کہ تمہیں ان کی موجودگی کی خبر نہ ہے۔ اور تم کو یہ معلوم ہو۔ کہ میرے سوا یہاں اور کوئی نہیں ہے۔

یہ بات پہلے پہلے کسی قدر مشکل معلوم ہو گی۔ مگر کرنے سے نہایت ہی آسان ہو جائیگی کیونکہ جب تم کو اس کی عادت ہو گی۔ تو یہ تمہاری عادت میں داخل ہو کر معمولی بات ہو جائیگی ایک عشق حقیقی کے سرشار کی زبان سے میں نے خود یہ کلمہ سنا ہے۔ کہ عشق مجازی کا درجہ بھی صرف اسی لئے عارف لوگ اختیار کرتے ہیں۔ کہ قلب کو یکسوئی حاصل ہو۔ کیونکہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ جو شخص مجازی معشوق کے ناز برداشت کر سکا۔ وہ حقیقی معشوق کے ناز بھی برداشت کر سکتا ہے۔ اور جو مجازی عشق میں پورا اترا۔ وہ حقیقی کا مزہ بھی حاصل کرے گا۔

پس جو شخص یکسوئی قلب حاصل کر لیگا۔ اسکے نزدیک تمام چیزیں حاصل کرنا بالکل سہل ہے اس لئے لازم ہے۔ کہ پہلے اسی کی مشق کرو۔ سب سے پہلے یکسوئی حاصل کرو۔

اس علم کے حاصل کرنیوالے کو لازم ہے۔ کہ سب سے پہلے کوئی چیز لیکر اس پر اپنی نظر جمائے۔ اس طریقہ سے آنکھوں کا مقناطیسی اثر خارج ہو جائیگا۔ اور اسکی مقدار اس چیز کے موافق رہ جائیگی۔

مثلاً چمکدار چیز پر نظر کو قائم کرنے سے ایسا اثر پیدا ہوگا۔ کہ خود عامل بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکیگا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوگا۔ کہ اسکی بیرونی خواہش معطل ہو جائیگی اگر کوئی گول چیز یا اناج کا دانہ اس کام کیلئے مقرر کیا جائے۔ تو اور بھی مناسب ہے۔

ایک اور طریقہ جو اہل یورپ کا ایجاد طریقہ ہے۔ سب سے سہل ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک کاغذ ایک فٹ مربع لیکر مگر سفید اور موٹا ہو۔ اسکو بالکل سیاہ کرو اور ایسا سیاہ کرو کہ کسی جگہ سفیدی کا نام بجائے نام بھی باقی نہ رہے۔ اس کاغذ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ دیوار میں لگا دو۔ اس طرح کہ ہر وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے رہے۔ اس کاغذ اور تمہاری آنکھوں کے درمیان کا فاصلہ ایک انچ چھ سات کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنکھ کے مرکز تک ایک افقی خط مستقیم کھینچا جائے۔ تو داغ ایک انچ ابھرا ہے۔ پس اس داغ کیطرف نظر اٹھا کر متواتر دیکھتے رہو مگر دیکھتے ہوئے سانس صرف ناک سے لو اور منہ کو بند رکھو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ تمہاری پلک نہ جھپکے۔ جب تم یہ عمل شروع کروگے۔ تو پہلے پہلے ذرا تکلیف محسوس ہوگی مگر یقین ہرگز اندیشہ ناک نہیں ہیں۔ جسوقت تک تم برداشت کر سکو۔ دیکھو باقی چھوڑ دو۔ اسی طرح روزانہ کرنے سے تمہاری طاقت بڑھ جائیگی۔ اور تم پورے طور پر کامل ہو جاؤ گے

مذکورہ بالا مشق کے فائدے یہ ہیں۔ کہ جو آدمی غبی الحس ہوگا۔ اسکو تو کچھ عرصہ روشنی ہی نظر آئیگی۔ مگر برخلاف اسکے جو آدمی ذکی الحس ہوگا۔ اسکو یکسوئی قلب حاصل ہوتے ہی روشنی میں داغ سفید معلوم ہوگا۔ اور رفتہ رفتہ یہی داغ سفید بادلوں کی صورت اختیار کر لیگا اور اسکے بعد تارے نظر آئینگے۔ آخر روشنی کے بعد اسی روشنی کی شعاعیں بن جائینگی۔ اور ایسا معلوم ہوگا گویا یکایک نظر کے آگے سے ایک بڑا بھاری پردہ اٹھ گیا۔ عجائبات کا مشاہدہ ہونا شروع ہوگا۔ پس اسی سے مراقبہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا نام روشن ضمیری ہے۔ جو آدمی ذکی الحس [illegible] دل [illegible] اگر [illegible] جب تک دیکھتے رہیں۔ جب تک

وہ سیاہ سطح کل روشن نہ ہو جائے۔ اس سے اُن کی مقناطیسی قوت بڑھ جائیگی۔ اور قلب کو یکسوئی حاصل ہوگی

ہمزاد کو تسخیر کرنیکا پہلا طریقہ

شراب کی ایک بوتل لیکر اس کو اپنی دہنی بغل میں دباؤ۔ مگر اس طرح کہ اس کا منہ آگے کی طرف رہے۔ اور اس وقت تک جبکہ سورج نکل کر اچھی طرح اونچا ہو چکا ہو۔ اور تمہارا عکسی سایہ جو تمہارا سر ہو۔ تمہارے قدموں سے کم از کم چار گز کے فاصلے پر ہو۔ اور تاریخ شنبہ۔ یا یکشنبہ کو کسی کھلے میدان میں جاؤ۔ مگر ایسا میدان ہو۔ جہاں ہرگز آدمی کا گذر نہ ہو سکے۔ اور عمل پڑھنے کیواسطے کوئی مخل نہ ہو سکے۔ تخلیہ ہو۔ اپنی پشت کو مشرق کی جانب رکھو۔ اور پہلے یہ معلوم کر تم سے بیس یا پچیس ۲۵ قدم کے فاصلے پر کوئی پیپل کا درخت ہے۔ کیونکہ اس کا ہونا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ بعد ازاں دل کو مضبوط اور قوی کر کے اپنی نظروں کو اپنے سایہ کی گردن پر جماؤ۔ اور جب تمہاری نظر اچھی طرح جم جائے۔ تو بلا کسی دوسری طرف دیکھنے کے یہ اسم پڑھو۔

صَمَصَمُ خَاتَ الشَّیاطِین

اس عمل کو ایک گھنٹہ کامل پڑھتے رہو۔ اس کے بعد نظر اٹھا کر سامنے والے پیپل کو دیکھنا چاہیئے اسوقت تمکو پیپل کی چوٹی پر ایک ابڈول سایہ نظر آئیگا۔ بشرطیکہ عامل کی قوت ارادی تیز ہو۔ اسی طرح وہ شکل روز بروز قریب ہوتی جائیگی۔ اور نیچے اترتی آئیگی۔ حتّٰے کہ چالیس روز میں وہ شبیہ تمہاری صورت میں تمہارے سامنے آئیگی۔ اسوقت تم اپنے ہاتھ سے شیشے کا کاک کھول کر بائیں ہاتھ سے بوتل اس کے منہ سے لگادو۔ بعض آدمی آخیر بار دوران عمل میں خود شراب پی جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا عمل ادھورا رہ جاتا ہے۔ یہ ترکیب ہے۔ جس سے تمہارا ہمزاد تمہارے قابو میں آجائیگا۔ یہ صحیح ترکیب ہے۔ اگر ہدایت کے بموجب عمل نہ کیا جائے۔ تو کیا ممکن ہے۔ کہ تمہارا ہمزاد تمہارے قبضہ میں نہ آسکے۔ اسمیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان تارک الصلوٰۃ نہ ہو۔ کیونکہ گو یہ عمل روحانی ہے۔ مگر ہمزاد کی مثال خود شیطان ہے۔ اسلئے وہ نیک عمل سے قابو میں نہیں آسکتا۔ اس کا علاوہ بھی منتر کی مثال ہے۔ اسلئے ہماری دعا ہے۔ کہ خدا ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس عمل سے بچائے۔ مسلمانوں کو لازم ہے۔ کہ اس عمل کی طرف التفات نہ کریں۔ ورنہ میں عقاب کا ذمہ دار نہیں۔ اُن کی اپنی ذات ذمہ دار ہے۔

دوسرا طریقہ تسخیر ہمزاد کا یہ ہے

جو عمل ہم اس جگہ درج کرنے لگے ہیں۔ یہ عمل صرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل ایک شنبہ سے دوسرے شنبہ تک کرنا پڑتا ہے۔ اور اس تھوڑی سی مدت کی محنت میں ہمزاد جیسی ناممکن چیز انسان کے قبضہ میں آجاتی ہے۔ جو ہفت اقلیم کا بادشاہ کر سکتا ہے۔ وہی ہمزاد کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے۔ کہ شنبہ کے روز کسی وقت چکنی مٹی جسکو کالی مٹی کہتے ہیں۔ لاکر اسکی چالیس گولیاں بناؤ۔ اور گولیوں کو گول نہ رکھو۔ بلکہ بیضوی رکھو۔ جس کا قطر نصف انچ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کرو۔ کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں۔ اگر خشک نہ ہو سکیں۔ تو آگ پر خشک کر لو پس جب رات کا ½ حصہ گزر چکے۔ اور تمام کاموں سے فراغت پا چکو۔ اس وقت اپنی پشت پر میٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو۔ اور کمرہ میں جہاں دوسرا آدمی تمہارے خیال کو ادھر ادھر متوجہ نہ کر سکے۔ اور تم رات کو آرام بھی اسی جگہ کرو۔ پس جب تم فارغ ہو کر اور تخلیہ کا اطمینان کر کے بیٹھو اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو۔

قدوس رجیو فاطے جلیلخا

اس اسم کو ستر مرتبہ ایک ایک گولی پر پڑھو۔ اور دم کرتے جاؤ۔ اپنی نگاہ کو اپنے سایہ کی گردن پر جمائے رکھو۔ وہاں سے ہٹایا نہ کرو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اس عمل کو ختم کر کے اسی کمرہ میں کسی جگہ سو جاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو۔ کہ نہ تو کوئی شخص اس عرصہ میں تمہارے پاس آئے۔ نہ تم کسی سے بات چیت کرو۔ صبح کو جس وقت بیدار ہو۔ تو ان تمام گولیوں کو کسی تاریک کنوئیں میں ڈال دو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔ کہ کنوئیں پر جانے والے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کوئی شخص وہاں نہ پہنچا ہو۔ اور کنوئیں سے کسی نے پانی نکالا ہو۔ اس عرصہ میں آتے اور جاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنا ہی ضروری کام نہ ہو۔ مگر اس کی پرواہ نہ کرو۔

عمل پڑھنے کے دوران میں تمہیں خوفناک صورتیں نظر آئینگی۔ تمہیں لازم ہے۔ کہ ذرا خوف نہ کھاؤ۔ طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کیونکہ عمل کا موکل تمکو ڈرائیگا۔ خوف دلائیگا۔ کسی طرح تم میں کمزوری دیکھنا اسکو لازم ہے۔ کہ اسکی مطلق پرواہ نہ کرو۔ دوسری شرط یہ ہے۔ کہ عامل کو ایک ہفتہ تک برابر یہ عمل کرنا ایک رسا ہو گا۔ تب عمل پورا تمام آئیگا

یہ عمل تسخیر ہمزاد واقعی شیطانی عمل ہے۔ اور شیطان پرستی سے قابو میں آتا ہے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ یہ کام مسلمانوں کے مذہب کے بالکل خلاف ہے خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

طریقہ تیسرا ہمزاد کے تسخیر کا

اس عمل میں ابجد کے حساب سے یا بینوں کے حساب سے عامل کے نام کے اعداد نکالے جاتے ہیں۔ اور پھر انہیں تین اور جمع کئے جاتے ہیں۔ اعداد حاصل شدہ کو صرف تنہا یا اپنے نام کیساتھ ملا کر مثل یا آدر کے چھ چاند تک پڑھیں۔ اسمیں اکیلا ناغہ نہ ہو تعین مقام کی ضرورت لاحق نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ عمل نوچندی جمعرات سے شروع ہوگا۔ جب وقت چھ چاند خوشی سے گذار لوگے۔ ہمزاد تمہارا مطیع فرمانبردار ہو جائیگا تمہارے حکم سے گردن نہ پھیریگا۔ تمہارے فرمان کو حکم تصاد و قلد سمجھ کر بجا لائیگا۔

طریقہ چوتھا تسخیر ہمزاد کا

سیاہ کاغذ پر سفید دائرہ دیکھنے کی مشق کو خوب بڑھاؤ۔ جب تک نیا کام شروع کرو پیشتر اپنا نام لو۔ جب تمہیں ان دونوں باتوں کی خوب مشق ہو جائے۔ تو قمری مہینے کی عروج یا نئی ہنی یکم سے تاریخ پندرہ تک اس طرح کہ کمرہ خالی مکان یا کھلے صحن میں تنہا آفتاب کی جانب پشت کیے کھڑے ہو۔ اپنے سایہ کی گردن کو توجہ سے دیکھتے رہو اور نگاہ گڑا کر یہ اسم پڑھتے رہو۔

یا ہمزاد قبضاتہ الا عجلاً

مگر پلک نہ جھپکنے پائے۔ جس وقت اسم پڑھو تو کاغذ کی ڈلی تین ماشہ کی اپنے داہنی ہاتھ میں رکھو۔ اور بار بار مٹھی کو کھول کر اس ڈلی کو دیکھتے جاؤ۔ جب اکتالیس دفعہ پڑھ چکو۔ تو اس ڈلی کو زور سے اپنے سایہ کی گردن پر پھینک مارو اور اس عرصہ میں برابر تین منٹ تک آسمان کی طرف دیکھتے رہو۔ یہ عمل روزانہ چالیس روز تک صبح دس بجے کے قبل کرنا چاہیے کاغذ کی ڈلی روزانہ نئی چاہیئے۔ اس ڈلی کو اسی جگہ جمع کرتے رہو۔ بعد چالیس روز کے جب اسم ختم کر چکو۔ تو اس جمع شدہ کاغذ کو زمین میں اسی جگہ دفن کر دو۔ چالیس دن گذرنے پر تمہیں آسمان میں ایک سیاہ چیز نظر آئیگی۔ اور رفتہ رفتہ وہ انسانی شکل اختیار کر لیگی۔ اور روزانہ نیچے اترتی جائیگی۔ حتیٰ کہ چالیس روز گذرنے پر وہ تمہاری صورت میں تمہارے پاس آ جائیگی۔ اور تم سے جواب سوال کریگی۔ مکان بالکل الگ تنہا ہو کوئی دوسرا آدمی نہ ہو۔ اسم پڑھنے میں مخل نہ ہو

کیسا ہی کام کیوں نہ ہو۔ مگر تمہیں نہ جانا چاہئے دس بجے کے بعد مکان میں دھوپ آجائے۔ کوئی
درخت وغیرہ کا سایہ نہ ہو عمل اس وقت ہرگز نہ پڑھو جب وقت مطلع ابر آلود ہو۔ اگر کسی روز
ایسا موقع آجائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ عمل کو ناغہ کرو۔ بلکہ آئینہ سامنے کو
کر کے پڑھنا چاہیئے

پانچواں طریقہ تسخیر ہمزاد کا روحانی پاک اسماء الٰہی سے خاص مسلمانوں کے واسطے

ایک سادہ کاغذ لیکر اس کو ذرد نشان پیسے کے برابر بنالو۔ اور اس کاغذ کو ایک جو کی برابر لگا دو اور
رات دس بجے کے بعد بیٹھ کر اس کو تین گھنٹہ کامل دیکھا کرو۔ تین روز کے بعد تنہا مکان میں اس
نشان کو منتقل کر دو۔ جہاں سوائے تمہارے کوئی غیر شخص نہ آسکے۔ ایک چراغ میں روغن ریچھ
کی چربی بھر کر عورت خوبصورت کے بالوں کی بتی بنا کر اسمیں روشن کرو۔ اور اپنے مقابل رکھ کر یہ
پڑھنا شروع کرو۔

"یا ہمزاد التسخیر یا ہمزاد التسخیر"

چودہ روز کے بعد تمہیں اس چراغ کی لو سے ایک سایہ پیدا ہوتا معلوم ہوگا۔ حتی کہ وہ سایہ
چالیس روز کے اندر انسانی شکل اختیار کرنی شروع کر دیگا۔ اور ٹھیک اختتام عمل کے روز
وہ سایہ تمہاری شکل بنکر تمہارے سامنے آجائیگا۔ جس روز عمل شروع کرو۔ اس روز ایک
بڑا قد آدم شیشہ کا اپنے برابر رکھو۔ اور اس کے سامنے تھوڑا سا موم بھی رکھو۔ جس وقت وہ سایہ
تمہاری شکل میں تمہارے پاس آئیگا۔ تو آتے ہی تم سے سوال کریگا۔ کہ میرے ہم شکل اختیار کرنے
بنتے تو نے مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ بیان کر اس وقت تمہیں لازم ہے۔ کہ تم اسے کہو
کہ میں تیرا عاشق ہوں۔ اور تجھے ہی چاہتا۔ کہ میرا معشوق تجھ جیسا ہے۔ چونکہ تو میرا خواب ہے۔ تجھ
سے جدا ہے۔ اس لئے اس پاک اسم کے ذریعے میں نے تجھے بلایا ہے۔ کہ ہمیشہ پاس رکھوں
یہ سوال سنکر وہ جواب دیگا۔ کہ اگر تجھے عشق کرنا ہے۔ تو کسی اپنے ہمجنس حسین عورت سے
کر مجھ سے عشق کرکے کیا پائیگا۔ تو خاکی میں آتشی تیرا میرا نباہ مشکل ہے۔ ہاں تجھے تو میں
ایسی عورت پیدا کر دوں۔ جسکو دیکھکر تو بغیر عشق سے ہاتھ اٹھا لے اور اسکی محبت میں محو ہو
جائے۔ اسکا جواب تمہیں یہ دینا چاہیئے۔ کہ میں تیرے سوا کسی کا عاشق نہیں۔ اگر تو مجھے اپنے عشق میں
محو بھی کرے۔ [illegible] مجھے عشق [illegible] دل [illegible] ممکن ہے۔ کہ وہ [illegible]

میرا خیال بدل سکے۔ تو تمہارا نہ گر میری آغوش میں آ۔ مجھے اپنی دوری سے نہ ستا۔ وہ جواب دیگا۔ اے خاکی تو مجھے اپنے ارادے سے باز آ۔ اگر میرے کہنے کے مطابق عمل کریگا تو سب کچھ پائیگا نہیں پچھتائیگا۔ تم جواب دو۔ میں ہرگز باز نہ آؤنگا۔ تیرے عشق سے ہاتھ نہ اٹھاؤنگا۔ اگر تمام جہان کی بادشاہی ملے۔ تب بھی تیرے عشق کے مقابلہ میں اسپر کبھی خیال نہ کرونگا۔ بس کے بعد پھر اسم پڑھو۔ سایہ کہیگا۔ دیکھ ظالم مجھے نہ ستا۔ باز آ۔ تم کہو۔ میرا آغوش وا ہے جلدی آ۔ سایہ۔ اچھا اے کمبخت چاہنے والے تو نہیں مانتا۔ تو لے میں تیرے آغوش میں آنیکو تیار ہوں۔ یہ کہکر سایہ تمہاری طرف جھکے گا۔ تم اسکی گردن اپنے دہنے ہاتھ سے پکڑ کر اس شیشے میں داخل کردو۔ وہ ہرچند شور مچائیگا۔ کہ اے ظالم کیا کرتا ہے معشوق کی جان لیتا ہے۔ لے میں مرا جاتا ہوں۔ مگر تم ایک خیال نہ کرنا۔ فوراً اسکو شیشے میں بند کر دینا ذرا ہاتھ پاؤں نہ مار سکیگا۔ شیشے میں اترتا جائیگا۔ البتہ منہ سے بہت شور مچائیگا۔ جب وہ بالکل شیشے میں داخل ہو جائے۔ اسوقت اس شیشے کا منہ موم سے بند کر دو۔ مگر خیال رہے۔ کہ اس طریقہ سے بند کیا جائے۔ کہ ہمزاد نکل نہ سکے۔ ورنہ وہ تمہارے قبضہ سے نکل کر تمکو بہت ستائیگا۔ پھر قابو میں نہ آئیگا تعجب نہیں۔ اگر جان کا نقصان ہو جائے۔ پس لازم ہے کہ اس شیشہ کو کسی محفوظ مقام پر دفن کر دو۔ تاکہ کوئی شخص اسکو نکال نہ سکے یا کسی صدمہ سے ٹوٹ نہ جائے۔ بس پھر وہ ہر وقت تمہارے قبضہ میں اور تمہارا تابعدار رہیگا۔ جو حکم دوگے بلا چون و چرا اسکی تعمیل کریگا۔

مسمریسٹ یا عامل کے خواص اور ہدایات

عامل کو چاہیئے۔ کہ ہمیشہ پاک صاف رہے۔ خوشبو کا استعمال عمل پڑھنے کیوقت ضرور کرے۔ لباس صاف رکھے مکان عمل پڑھنے کی نسبت صاف ہو۔ (۲) نشہ کی چیزوں کا استعمال نہ کرے۔ (۳) بد صحبت سے پرہیز کرے۔ (۴) عورت کی صحبت سے پرہیز کرے۔ (۵) ایام عمل میں حجامت نہ کرے۔ (۶) غذا کم کھائے۔ اور ہلکی غذا کا استعمال کرے۔ غذا جلدی ہضم ہونیوالی ہو۔ (۷) گوشت سے پرہیز کرو۔ (۸) پیاز۔ لہسن۔ ہلدی۔ ادرک۔ سرخ مرچ۔ گرم مصالحہ اگر چھوڑ سکو۔ تو قطعی چھوڑ دو۔ ورنہ کم ضرور کر دو۔ (۹) سخت محنت کا کام نہ کرو۔ چست کپڑے نہ پہنو۔ (۱۰) جب عمل شروع کرو۔ تو اپنا خیال سب طرف سے ہٹا کر عمل کیطرف کرو۔ (۱۱) ہمیشہ خوش اور بشاش رہو۔ (۱۲) زیادہ سونے سے پرہیز کرو۔ (۱۳) حسن پرستی نہ کرو

(۵) فحش مذاق سے انکار کرو۔ مذکورہ بالا باتیں عامل کے لئے لازمی ہیں۔ ایک بات یہ بھی ضروری ہے کہ
(۶) صبح اور شام تفریح کرو۔ قدرت کی فیاضی سے فیض اٹھاؤ۔ دل بہلاؤ۔ اسکا عامل کو ضرور خیال
رکھنا چاہیے (۷) جھوٹ مت بولو (۸) کبھی کسی کا غم مت کرو (۹) حرام کا مال نہ کھاؤ (۱۰) جب جس چیز
کی طلب ہو اسکو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ زنا سے پرہیز کرو۔ یہ ہدایات ضروری ہیں۔ انکا
خیال ضرور رکھنا چاہیے۔

معمول کے خواص اور ہدایات

(۱) معمول خوبصورت نیک سیرت۔ مہ جبین۔ نازک طبع۔ نازک اندام ہونا چاہیئے۔ (۲)
مذہب کا سوال نہیں۔ خواہ کوئی شخص ہو۔ (۳) جامع زیب ہو (۴) عورت ہو۔ تو بہت ہی
مناسب ہے۔ مگر باکرہ ہو۔ بیس سال کے اندر عمر ہو۔ (۵) اگر مرد ہو۔ تو لڑکا ہو جس کی عمر بیس
سال کے اندر ہو حسین ہو۔ نازک طبع۔ نازک اندام ہو۔ الغرض ہمہ صفت موصوف ہو۔ تمام
تر نیک خوبیاں موجود ہوں (۶) معمول اور عامل کے سوا اگر اور کوئی نہ ہو۔ تو عمل جلد ہی اثر کرتا
ہے۔ اگر گواہ ہی مقصود ہو۔ تو کوئی ایک شخص جس کو عامل پسند کرے۔ موجود ہو۔ کمرہ خوشبو سے معطر کر
لینا چاہیئے۔ تاکہ اسم پڑھتے وقت کوئی مخل نہ ہو سکے (۷) معمول کو چاہیے کہ اچھے لباس پہنے۔ بدبو سے بچے
خوشبو کا استعمال کرے۔ ہر طرح خود کو آراستہ پیراستہ کرے۔ عامل کی باتوں میں دخل نہ دے۔ اگر عامل
دریافت کرے۔ تب بھی جواب نہ کرے۔ (۸) اگر دخل دیگا عامل کے کام میں تو عمل باطل ہو جائیگا
بعض صورتوں میں جان کا نقصان ہے۔ (۹) جس طرح عامل کے معمول کو اسکی مرضی کا تابع ہونا
چاہیئے۔ (۱۰) معمول صادق باایمان مخلص ہونا چاہیے۔ ایمان اور صداقت کا طالب ہو۔ تب عمل خوب ہوتا ہے۔

نگاہ دیکھنے اور زور آور کرنے کا طریقہ

دیوار یا کاغذ پر سیاہ نشان کر کے۔ اسکو اپنی نظر کے مقابل رکھیں۔ اور برابر دیکھتے رہیں [illegible]
ہے۔ روزانہ [illegible] پڑھتا جائے جب تک پلک نہ جھپکے [illegible]
نظر زور دار ہو جائیگی۔ [illegible]

عورت اور مرد دونوں عامل ہو سکتے ہیں

یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ صرف مرد ہی اس علم سے فائدہ اٹھا سکے۔ بلکہ عورتیں بھی ویسی ہی
فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ جیسا کہ مرد اٹھا سکتے ہیں۔ انہیں ہدایات پر عورتوں کو بھی عمل کرنا ہوگا
جن پر مردوں کو [illegible] کتاب [illegible] مگر پھر بھی استاد کا ہونا ضروری [illegible]

مسمیرزم کا اصلی راز یا اثر ہونیکی وجہ

(۱) وہ لوگ جو ضد کرتے ہیں (۲) وہ لوگ جو جلسوں میں اسٹیج پر مقابلے میں آجاتے ہیں (۳) وہ لوگ جو مسمیریزم کے وجود سے منکر ہیں (۴) وہ لوگ جو اسکو ایک کمائی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ (۵) وہ لوگ جو کچھ نہیں جانتے۔ اور مسمیریزم کو بدنام کرتے ہیں۔ (۶) وہ لوگ جنکو اس بات کا یقین ہو کہ ہم پر مسمیریزم اثر نہ کریگا۔ (۷) جو قلب کو یکسو نہ رکھ سکتے ہوں (۸) جو نشہ کا استعمال کرتے ہوں۔ یا کلا ہوں۔ زانی ہوں۔ اخلاقی ہوں (۹) بداعتقاد ہوں (۱۰) یا بد اصل ہوں۔ ان لوگوں پر مسمیریزم کا اثر نہیں ہوتا۔ جسکو لوگ کہتے ہیں۔ کہ عامل کچھ نہیں جانتا۔ مگر یہ نہیں معلوم کہ معمول میں نقص ہے اسیلئے اس بیچارے کا قصور ہے

معمول کا متاثر کرنیکا طریقہ

مسمیریزم کرنے سے پہلے عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنے معمول کو خوب اچھی طرح اسبات کا یقین دلادے کہ اس پر مسمیریزم ضرور عمل کریگا۔ اور عاملوں کے واقعات سنا کر اس کے دل میں مسمیریزم کی وقعت پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ اس کو یقین ہو جاوے۔ کہ ضرور مجھ پر مسمیریزم عمل کریگا۔ اگر اسکا دل بداعتقاد رہا۔ تو ہرگز اثر نہ ہوگا۔

معمول کو خواب طاری کرنیکا طریقہ

عامل جس شخص کو اپنا معمول بنانا چاہے۔ اس پر اس طرح عمل کا آغاز کرے کہ اپنے دونوں ہاتھ معمول کے سر اور چہرے پر سے اس کے پیٹ اور پاؤں تک لائے۔ اور یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ عامل کا ہاتھ معمول کے جسم بلکہ لباس تک کو نہ لگنے پائے۔ اور نہ اس قدر فاصلہ پر ہو کہ اثر ہی نہ کرے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ معمول کے قریب ہے مگر اس کے جسم پر مس نہ ہو۔ اور عامل معمول پر ہمہ تن مصروف ہو کر اس طرح نظر جمائے کہ اُسے دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہے۔ اور معمول کو لازم ہے کہ وہ عامل کی مرضی کا تابع ہو۔ اور یہ بھی ہو تو بہتر ہے۔ کہ معمول عامل کے عمل پر اعتقاد رکھے۔ تو جلدی اثر ہوتا ہے۔ مگر یہ تو نہایت ضروری ہے۔ کہ معمول عامل کے خواب طاری کرنے پر رضامند ہو۔ اور خوشی سے اسکو قبول کرے اور بعض وقت ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہیں۔ نظر سے نظر اور دل سے دل تک ایک روحانی تار لگا رہے۔ مگر پلک نہ جھپکنے پائے۔ دونوں کی آنکھیں لڑی رہیں۔ دونوں کے دلوں میں کوئی

دوسرا خیال جگہ نہ پائے۔ دونوں کے خیالات کو منتشر کر سے۔ اگر کوئی چیز وہاں موجود نہ ہو اول تو کوئی شخص نہ ہو تو بہتر ہے۔ بلکہ اگر کوئی وہاں موجود ہو۔ تو وہ بھی خاموش، اور ہمہ تن مصروف ہو بعض معمول ایسے ہوتے ہیں۔ جن پر جلدی اثر ہوتا ہے۔ اور بعض پر دیر سے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن پر خواب طاری ہونے سے پہلے سردی یا گرمی یا گدگدی کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنی توجہ کو اور زور دے۔ تو یا معمول پر خواب طاری ہونے کی علامات ظاہر ہو گی۔ بعض معمول ایسے سخت ہوتے ہیں۔ جن پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں عامل کو استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ ہرگز گھبرانا نہ چاہیئے۔ جو لوگ مسمریزم میں مشاق ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسی حالت کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ گھبراتے ہیں۔ بلکہ اور بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ہاں کچھ عامل گھبرا جاتے ہیں۔ جس کا انجام ذلت پر ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ معمول عامل سے زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ یا اس وقت وہ عمل خود عامل پر ہو جاتا ہے۔ اور بعض موقع پر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ اس مجمع میں کوئی مسمریزم کا زبردست عامل بھی موجود ہوتا ہے۔ جس کے باعث عامل کا اثر معمول پر نہیں ہوتا۔ نہ عمل اس پر چلتا ہے۔ اس لئے لازم ہے عامل کو کہ کبھی دعویٰ نہ کرے۔ بلکہ انکساری سے کام کرے۔ اور پہلے کہہ دے۔ کہ اگر اس مجمع میں کوئی صاحب موجود ہوں۔ تو میں ان سے اجازت کام کرنے کی چاہتا ہوں۔ ایسی حالت میں البتہ محفوظ رہ سکتا ہے۔ ہمیشہ عاجزی اور انکساری کو پیش نظر رکھے۔ دعویٰ کرنے سے پرہیز کرے۔ دعویٰ کرنے کیلئے صرف خدا کی ذات ہے۔ دعویٰ کرنا کسی کام میں انسان کو ہرگز لازم نہیں۔ کیونکہ انسان محتاج ہے۔ اور ہر وقت مجبور ہے۔ بعض طالبوں کی مشق اس قدر بڑھی ہوتی ہے۔ کہ وہ چند منٹ میں معمول پر خواب طاری کر دیتے ہیں۔ یہ سب زیادہ مشق کا نتیجہ ہے۔ جس قدر تم مشق کرو گے۔ اسی قدر زیادہ جلدی کامیاب ہو گے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ خلاف امید بیکار جاتی ہے۔ اسلئے عامل کو بد دل نہیں نہ ہونا چاہیئے۔

دوسری ترکیب خواب طاری کرنیکی

عامل کو لازم ہے۔ کہ معمول کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے نرم پکڑے اور خواب ہونے سے اسکی آنکھوں سے آنکھیں لگا کر دل کو اس کی طرف متوجہ کرے۔ اور معمول کو بھی ایسا ہی چاہیئے۔ کہ وہ عامل کی طرف اسی طرح دیکھتا رہے جس طرح عامل دیکھ رہا ہے۔ یہ ترکیب مذکورہ بالا ترکیب سے آسان اور سہل ہے

اب عامل کو لازم ہے۔ کہ جو ترکیب اسکے نزدیک آسان اور اچھی ہو۔ اُسی پر عملدرآمد کرے۔ دونوں ترکیبیں تحریر کردی ہیں۔ ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل اپنے معمول کے ہاتھوں میں کوئی چیز دے دیتا ہے۔ اور تاکید کرتا ہے۔ کہ اس پر نظر جما کر اس کو دیکھتے رہو۔ اس سے بھی معمول پر عامل کا اثر ہوتا ہے۔ اور تیسری یہ ہے کہ عامل معمول سے اونچی کوئی چیز رکھ کر معمول کو اسکی طرف نظر جما کر دیکھنے کا حکم دیتا ہے۔ ان دونوں طریقوں سے ایسا نمایاں اثر ہوتا ہے۔ کہ معمول کا بیہوشی سے بچنا محال ہو جاتا ہے۔

اعصاب کو مجہول کرنیکا عمل

معمول پر جب تمہارا عمل اثر کر جائیگا۔ تو معمول کی آنکھیں بند ہونے لگینگی۔ یا اگر کھلی بھی رہیں۔ تو ان پر ایک سفید جھلی سی نمودار ہو گی۔ اس وقت معمول کو ہرگز ہوشیار نہ خیال کرنا چاہیئے۔ اگرچہ بظاہر وہ اس وقت دیکھ سکتا ہے۔ سن سکتا ہے۔ اسکی بینائی زائل ہو جاتی ہے۔ پہلے اس کو نیند محسوس ہوتی ہے۔ اس کے بعد یکایک اس کا ہوش کھو جاتا ہے۔ یعنی وہ بیہوش ہو جاتا ہے۔ مگر عامل کے سوالوں کا جواب نہایت متانت سے دیتا ہے۔ جیسے ہوشیار آدمی سوچ کر جواب دیتا ہے۔ بعض وقت انکار کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی بحث کرتا ہے۔ اور مجبور کیئے جانے سے جواب دیتا ہے۔ بعض معمولوں کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ عامل سے سونے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس وقت عامل کو بھی لازم ہے کہ انکی درخواست کو رد نہ کرے۔ بلکہ فوراً منظور کرے۔ مگر ان کے ساتھ وقت مقرر کر کے وعدہ لیلے۔ کہ کتنے منٹ میں تم بیدار ہو گے۔ جتنے منٹ کا معمول وعدہ کرے ٹھیک اتنے ہی منٹ پر اپنے بیدار ہونے سے عامل کو مطلع کریگا۔ مثلاً کسی معمول سے عامل نے آدھ گھنٹہ سونے کی اجازت لے عامل سے پندرہ منٹ گذرنے کے بعد اس سے دریافت کیا۔ کہ ابھی تم کتنی دیر اور سوؤ گے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ پندرہ منٹ اس کے بعد دریافت کہ کتنی دیر اور سوؤ گے۔ اس نے کہا۔ کہ سات منٹ۔ پھر اس کے بعد تین منٹ حاضرین کو سخت تعجب ہوا۔ مگر یہ اس قسم کے راز ہیں۔ کہ سوائے ماہران فن کے دوسرے کی سمجھ میں مشکل سے آتے ہیں۔ البتہ جو شخص عامل کامل ہے۔ وہ ان رازوں میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اور عجیب عجیب مکاشفات اور اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جس کے سمجھنے سے عقل انسان حیران اور ششدر رہتی ہے۔ بعض آدمی جنکو مسمریزم کے وجود سے انکار ہے۔ وہ اسکو محض باطل خیال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ معمول کو سلانا اور بیہوش کرنا یہ سب بناوٹی ہے

اور عامل معمول ہو کہ اور فریب سے خلقت کو لوٹتے ہیں۔ اس بات کی بہت اچھی شناخت اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ایک چیز معمول کے بیہوش ہونے کے بعد کسی جگہ پوشیدہ رکھ دی جائے۔ اور پھر معمول کو اسکی خبر نہ کی جائے۔ پھر اس سے دریافت کیا جاوے امید ہے کہ معمول بالکل صحیح پتہ بتا دیگا۔ ایک یہ بات بھی ناظرین کو معلوم ہونا ضروری ہے۔ کہ معمول کے ضمیر کے خلاف ہرگز سوال پر زور نہ دینا چاہیئے۔ بعض معمول بعض قسم کے سوالوں سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ جواب دیتے وقت رو دیتے ہیں۔ تو ان سے اس سوال کو دریافت ہی نہ کرنا چاہیئے مثلاً لفظ موت سے ہر ایک معمول سخت گھبراتا ہے۔ اور جواب دیتے وقت رکتا ہے۔ اس کی وجہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ موت کا حال سوائے خدا کے کوئی جان سکتا ہے۔ پھر اس کا بتانا معمول کے امکان اور طاقت سے باہر ہے۔ پھر ایسے سوال کا وہ کیا جواب دے سکتا ہے البتہ اگر کسی مرض وغیرہ کی نسبت کسی عمل سے دریافت کرو۔ تو فوراً بتا دیگا۔ اور اس کی تشریح اس طرح کریگا۔ کہ اس کے بیان کے سامنے حکیم حاذق بھی عاجز آجاتے۔ اور وہ بھی اس قدر تشریح نہیں کر سکتے۔ جتنی کہ معمول بیان کر جائیگا۔ اور اس مرض کا علاج اب صحیح بتا دیگا۔ کیونکہ معمول سوائے عامل کے دوسرے سے بات نہیں کریگا۔ اگر دوسرے سے بات کرانی ہو تو اس کے ساتھ اس کا رابطہ کرانا پڑیگا۔ وہ اس طرح کہ اس کا ہاتھ معمول کے ہاتھ میں دینا ہوگا۔ تب اسکے ساتھ بھی مخاطب ہوگا۔ ورنہ ہرگز بات نہ کریگا۔ اور بعض معمول اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ بلا واسطہ اور بلا رابطہ ہر ایک کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ خواہ کوئی شخص سوال کرے۔

طریقہ معمول کو آگے کی طرف گرانیکا

جو معمول کو آگے کی طرف گرانا مقصود ہو۔ تو اپنے دل میں اس بات کو اچھی طرح پختہ کر لو کہ ہم ضرور اس کو آگے گرائینگے۔ اور قلب کو یکسو کر کے اور نظر کو معمول کے چہرہ پر گاڑ کر عمل شروع کرو۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھ لو کہ ہم اس کو آگے کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ عمل فوراً اپنا اثر دکھائیگا۔ یعنی معمول بیہوش ہو کر آگے کی طرف گریگا۔ مگر ہم پہلے اس کا خیال کرو کہ اس کے چوٹ نہ لگے۔ ورنہ گرنے سے زخمی ہو جائیگا۔ بہتر ہے کسی شخص کو اس کے مقابل کھڑا کر لو۔ کہ جس وقت وہ گرے۔ تو فوراً سنبھال لے۔ اس طرح معمول صدمہ سے محفوظ رہیگا۔ دوم یہ کہ عمل پڑھتے وقت اپنی آنکھیں معمول کے چہرے پر

کرادو۔ اور معمول سے کہو کہ وہ تمہاری طرف دیکھے۔ اور اسکو پہلے اچھی طرح اس بات کا یقین کرادو کہ تم مسمریزم کرنے لگا ہوں۔ اور اب تو بیہوش ہو کر آگے کی طرف گریگا۔ جب سب کام کر چکو۔ تو قلب کو یکسو کر کے نظر کو قائم کر کے قوت مقناطیسی سے کام لینا شروع کر دو۔ اور یہ اسم پڑھتے جاؤ

جثمیانا فنائے تانا خواب ھقوم

پس جب تک تمہارا معمول گر نہ پڑے۔ اس عمل کو پڑھتے جاؤ۔ بہت جلدی اثر ہوگا۔

طریقہ معمول کو پیچھے کی طرف گرانے کا

طریقہ حسب مذکورہ بالا طور پر کرنا ہوگا۔ صرف بجائے چہرہ کے آنکھوں کی پتلیوں پر پتلیاں عامل معمول کی سے ہٹنی چاہئیں۔ اور آنکھ نہ جھپکے۔ اور سنبھالنے والا آدمی بجائے آگے کے پیچھے ہونا چاہیے۔ اور عمل پڑھتے وقت تم بھی اپنے دل میں اسی خیال کو جگہ دو۔ کہ میں معمول کو پیچھے کی طرف دھکیل رہا ہوں۔ اور یہ اب گرا چاہتا ہے۔ اور معمول کو بھی یقین دلادو۔ کہ تم پیچھے کی طرف بیہوش ہو کر گرو گے۔ اس کے بعد طریقہ مذکورہ پر عمل پڑھنا شروع کر دو۔ فوراً اثر کا ظہور ہوگا۔ اور معمول پیچھے کی طرف گر کر بیہوش ہو جائیگا۔ جو آدمی سنبھالنے کیلئے تم نے مقرر کر دیا ہے۔ اسے لازم ہے۔ کہ فوراً سنبھال لے ورنہ معمول گر کر چوٹ کھا لیگا

معمول کے ہاتھ باندھنے کا عمل

معمول کو اچھی طرح اس بات کا یقین دلادو۔ کہ ہم تیرے ہاتھ باندھ دیتے ہیں۔ اس کے بعد معمول کو اپنے سامنے ایک کرسی پر بٹھا دو۔ اور دوسری پر خود بیٹھ جاؤ۔ معمول کی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں کی طرف قائم کرا دو۔ اور خود معمول کے ہاتھوں کو دیکھتے جاؤ۔ اور دل میں یہ خیال کرو۔ کہ میں قوت مقناطیسی کی نوری رسی سے اس کے ہاتھ نظر کے ذریعہ باندھ رہا ہوں۔ مگر شرط یہ ضروری ہے۔ کہ قلب کو یکسوئی حاصل ہو۔ اور اس کے سوا جو تمہارا مطلب ہے۔ کوئی دوسرا خیال تمہارے دل میں پیدا نہ ہونے پائے۔ اور نہ کوئی شخص تمہارے عمل پڑھنے کے وقت مخل ہو۔ عمل یہ ہے زحتما حصلدون ۱۵ الانسان ھنمو لوعا ھلعین ظھور (۲) پس فوراً تمہاری مرضی کے موافق اثر ہوگا۔ اور معمول کے دونوں ہاتھ ایسے بندھ جائینگے جیسے رسی نے جکڑ دیے۔ ہر چند ہزار کوشش سے بھی نہ کھینچ سکے۔ تاوقتیکہ تم خود الٹا عمل نہ پڑھو۔

آنکھوں کے ذریعہ خواب طاری کرنا یا آنکھیں بند کرنا

مذکورہ بالا طریقے سے معمول کو کرسی پر بٹھا کر قلب کو یکسو کر کے اس خیال کو ذہن میں خوب طور سے یقین کر لو۔ کہ میں صرف آنکھوں کے ذریعہ اس کی یعنی معمول کی آنکھیں بند کر دونگا۔ اور معمول کو بھی یقین دلا دو۔ کہ میں آنکھوں کی کشش سے تجھے سلا دونگا۔ تیری آنکھیں بند کر دونگا اس کے بعد معمول سے آنکھیں لڑاؤ۔ اور خیال رکھو۔ کہ دونوں میں سے کسی ایک کی بھی آنکھ جھپک نہ پائے۔ اور دیگر خیال بھی دونوں کے ذہنوں میں نہ آنے پائے۔ دونوں کے دل میں یہی خیال موجزن اور زبردست ہوں۔ اور عامل اپنا عمل شروع کر دے۔ اور یہ اسم پڑھے ریا البوص چشمتا خواب بکھتا ایک سو چالیس مرتبہ پڑھو یا جب تک اثر نہ ہو پڑھتے جاؤ ضرور اثر ہوگا۔ جاننا چاہیئے۔ ہر ایک اسم کا ورد بے تعداد اسوقت تک رکھنا چاہیئے۔ جب تک معمول حسب مرضی کام نہ کرنے لگے۔ یا جیسا تم چاہتے ہو ویسا ظاہر ہو کر دکھائے۔ تو مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مسمریزم کا دارومدار معمول کی طبیعت پر ہے۔ جیسی معمول کی طبیعت ہوگی۔ ویسا اثر ہوگا۔ اگر طبیعت نیک ہے۔ تو فوراً ظہور ہوگا۔ اگر طبیعت سخت ہے۔ تو بہت ورزش کی ضرورت ہے۔ عامل کو لازم ہے کہ [illegible] استقلال سے کام لے یعنی معمول [illegible] عامل کو کئی اور حیلے [illegible] کرتے ہیں۔ جس سے [illegible] کام [illegible] عامل کو مستقل مزاج ہونا چاہیئے اگر گھبرا گیا تو کام خراب ہو جائیگا۔

معمول کو ملکوں کی سیر کرانے کا طریقہ

معمول کو اپنے [illegible] اسٹیپ میں لانے کیلئے اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ اسے کرسی پر بٹھایا جائے۔ اور اس طریقہ سے بٹھایا جائے۔ کہ اس کے دونوں کندھے سیدھے رہیں۔ اور آپ خود دہنی طرف کھڑے ہو جائیں۔ اپنے انگوٹھے اور پہلی تین انگلیوں سے معمول کی کنپٹی کو آہستہ آہستہ سہلانا شروع کریں۔ اور بغیر ہاتھ سے اسکی ٹھوڑی کو پکڑ لیں۔ جس سے اس کو تکلیف محسوس نہ ہو۔ مگر پہلے جو آپ نے کرنا ہے۔ اس کو اس کے دماغ میں اچھی طرح بٹھا دو اس کو اس بات کا یقین دلا دو۔ کہ تم جس ملک کی [illegible] چاہتا ہے۔ سیر کراتا ہوں جب تم سب کچھ کر چکو گے۔ جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ تو اس کے دماغ میں خون گردش کرنے سے رک جائیگا۔ یہ [illegible] ہے۔ کہ انسان کے دماغ میں بیداری کے وقت خون زیادہ ہوتا ہے اور [illegible] وقت [illegible] ہے۔ [illegible] خون نہ ہو [illegible] کا آنا لازمی ہے [illegible]

ضرورت مند آئی۔ تو اس کے دماغ میں ویسے خیالات ابھرے ہوں گے جبکہ تم نے اسے دو دفعہ
بھی بعض دفعہ تمہاری قوت مقناطیسی سے اس کی آنکھوں کے خیال بھی وہی نقشہ پیدا کر لیا ہے
کہ جس کا وہ خواہشمند تھا۔ ضروری بات ہے۔ کہ اس کو حالت خواب میں بھی وہی نظارہ نظر آئیگا
جس کا وہ طالب تھا یعنی جس ملک کی وہ سیر کرنا چاہتا ہے۔ وہ ملک اس کو معلوم ہوگا۔ بلکہ وہ یہ معلوم
کر لیگا۔ کہ میں اس وقت اسی شہر میں ہوں یا اس کے قریب بھی تم اس سے یہ سوال کرو گے اس کا عین جواب
دیگا۔ تمام حالات بتائیگا۔ جو کچھ آنکھوں سے خیال میں اس کو نظر آئیگا زبان کی مدد سے کہتا چلا جائیگا تمام
حال سنائیگا۔ ایک یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اگر کسی جگہ تمہیں ناکامی ہو یا تم سے کوئی غلطی ہو
جائے۔ تو تم شرمندہ ہو کر ہمت نہ چھوڑ دو۔ بلکہ پہلے سے زیادہ مستعدی سے کام کرو گے۔ اس مرتبہ
ضرور کامیاب ہو جاؤ۔ یہ معلوم کر کے ہمت نہ ہارو۔ کہ معمول کو تمہاری غلطی معلوم ہوگی ہے۔ ہرگز نہیں اگر تم ہزار
غلطیاں کرو گے۔ تب بھی تمہارا معمول ان کو بڑے تمام بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اس علم سے
ناواقف محض ہے۔ البتہ تم خود کوشش کرو۔ کہ دوبارہ تم سے ویسی غلطی پھر نہ سرزد ہو۔

معمول کو میدان جنگ کا تماشا دکھلانا

جب عامل معمول پر اپنی توجہ مبذول کرتا ہے۔ تو معمول کی آنکھیں بند ہونی شروع ہو جاتی ہیں
اور اس پر ایک خمار سا چھایا جاتا ہے۔ اور معمول اس قدر محفوظ ہوتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اس کو
اس حالت سے بیدار نہ کیا جائے۔ بلکہ ہمیشہ ہر وقت یہی حالت طاری رہے۔ یہ عمل نہایت آرام دہ اور
راحت بخش ہے۔ تم کو لازم ہے۔ کہ معمول کو اچھی طرح اس بات کا یقین دلا دو۔ کہ اگر کوئی شخص دنیا میں
جادوگر یا مسمریزم کا عامل ہے۔ تو وہ تم ہو۔ اور جو کچھ تم کہتے ہو۔ معمول اس سے بھی زیادہ کر دکھائے گے۔
مگر اس قدر مبالغہ نہ کرو۔ کہ معمول تم کو دروغ گو خیال کرے۔ اور تمہاری بات کا اثر نہ ہو۔ اگر معمول کی یہ
خواہش ہے۔ کہ میدان جنگ کا نظارہ دیکھے۔ تو اس سے دریافت کرو۔ کہ کون سی جنگ دیکھنا چاہتا
ہے۔ کہ کس وقت کی اور کس شخص کی۔ کیونکہ تم کو عمل میں وہی نام اور وہاں جنگ کا نظارہ طلب کرنا پڑیگا
جس نظارہ جنگ کا عامل طالب ہو۔ تم کو لازم ہے۔ کہ عامل کو ایک پلنگ پر دراز کر دو۔ اور چت لٹا دو
دونوں ہاتھ معمول کے سینہ پر رکھ دو۔ اور اس کو کہو کہ آنکھیں بند کرے۔ میں جنگ و میدان دکھاتا ہوں
مگر تم اپنا خیال صرف اسی طرف جمع کر سکو۔ میں نظارہ جنگ دیکھ رہا ہوں۔ اور تمام خیالات اپنے
دل سے دور کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ تم اپنے دل کو تمام خیالات سے پاک کر کے معمول کے سینہ پر ہاتھ

کھڑے ہو اور معمول کے سینہ کو اپنی نظر کی کشش سے پاس کرو۔ یعنی برابر ٹکٹکی باندھ کر معمول کے سینہ کو اسطرح دیکھنا شروع کرو کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے اور اپنے دل میں یہ خیال پختہ طور پر جمع کر لیں عامل کی توجہ کو وہی نظارہ دیکھا رہا ہوں۔ جونہی تمہاری نظر گہری اور قوت دار ہوتی جائیگی اسی قدر معمول کو کامیابی ہوتی جائیگی۔ تم اس وقت یہ عمل پڑھنا شروع کرو۔

یا ابوصل اترا ایکا نظارہ توون تتو وحد لوحعا

جب تک تمہارا معمول خوف اور دہشت سے لرزہ جائے نہیں وقت تک برابر پڑھتے جاؤ۔ اور معمول سے دریافت کرتے جاؤ۔ کہ اب کیا نظر آتا ہے۔ وہ جب بیان کریگا کہ فلاں شخص نے فلاں فرد کو قتل کیا۔ فلاں جگہ ارتھ کا جاتا ہے۔ فلاں لشکر نے شکست کھائی۔ فلاں آدمی گرفتار ہوگیا۔ وہ اوپ چپ ہی اسی قسم کی باتیں کریگا۔ اسکے بعد جب وہ بیدار ہونیکی درخواست کرے۔ اُسے بلقیج الاکر بیدار کرو۔

بہت سے معمولوں کو ایک ساتھ سلادینا

یہ عمل جب عامل کامل نہ ہو۔ نہیں ہوسکتا۔ اسمیں برسوں کی مشق کی ضرورت ہے۔ کم از کم سات سال کی مشق ہو جب تمہارا اثر پیدا ہوگا۔ کہ تم تمام مجمع کو اپنے عمل کے اثر سے مسحور کرسکو گے۔ معمولی عامل اسمیں کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔ بالحاظ اگر تم چاہتے ہو کہ بہت سے مجمع کو ایک ساتھ مسحور کرسکو۔ تو اس کے واسطے مشق کرو۔ ہمیشہ اپنی نظر کی مقناطیسی قوت کو روزانہ مجمع پر بڑھاتے رہو۔ یعنی معمول پہلے ایک سے شروع کرو۔ اسکے بعد اسی اضافہ کرتے جاؤ۔ سات سات سال تک برابر مشق کرنے سے تمہاری یہ کیفیت ہو جائیگی۔ کہ اگر ایک آدمی کا مجمع ہوگا تو تم سب کو مسحور کرسکیں گے۔ دیکھنے والی قوت قائم ہوگی۔ تبادلہ کبھی خوشی نہ کرایگا۔ لیکن یہ تم ہیں کہ ایسا ہونا ممکن ہے مگر سب نے یہ ہے ہمیشہ مجمع انسان مسحور اسی جس پر تم دیکھنا روزانہ اسکی مشق کرتی رہو۔ التنا وقت بہت زیادہ کامیاب ہوتی ہے۔ تمہاری قوت کیفیت کی بنا اسکو مشق کرسکو یہ بات تو پر بھی موقوف ہے۔ سات پر موقوف نہیں۔ اگر قوت بہتر ہے تو جلدی بھی ہوسکتا ہے۔ تم مشق کیجئے یہ بات خود بخود معلوم ہوگی۔

معمول پر خوابیدگی کی حالت طاری کرنا

عامل کو لازم ہے کہ اپنے معمول کو سب سے پہلے مسمریزم کے کارنامے سنانے سے پہلے اسکی بعد اسباب ذہنی تیاری کرے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی بات پر یقین نہ کرے تو تمہاری حالت جیسی کہ تم دنیا میں چاہو [illegible]

ہے۔ وہ یہ ہیں۔ اور ابھی عمل کر کے تمہاری عادت چھڑا دیتا ہوں۔ اسکے بعد معمول کی آنکھوں کے
آنکھیں ڈالکر معمول کو بیہوش کرو جسوقت معمول بیہوش ہو جائے تو اسے خوب طور سے اس چیز کی
برائیاں کہو۔ اسکے بعد اس سے وعدہ لو کہ تم ہوشیار ہو کر اس چیز کی استعمال ترک کر دو گے جب وہ
پکا اقرار کر لیگا اسوقت اسکو ہوشیار کر دو سر پایا (وصل الذین نو ترک الادات من ۲ نسان)

عمل کے ذریعہ اعصاب کو سُن کر دینا

بغیر کلوروفارم کے اگر آپ بیہوش کر کے کسی اعصاب کو سُن کرنا یا کاٹنا چاہتے ہیں تو مندرجہ
بالا طریقہ سے مریض کو بیہوش کر کے اس اعصاب کو جسکو سُن کرنا مقصود ہو۔ پاس کرنا شروع کرو
چالیس پاس جب تم اس اعصاب پر کر چکو تو دس پاس طرح اور کرو کہ اپنے دل میں خیال جماؤ
کہ میں اس عضو کو سُن اور بیکار کرنا چاہتے ہیں قلب کو یکسو کر کے دس پاس اور کرو تو کل پاس
پچاس ہو جائینگے۔ اسکے بعد اسکا اطمینان کرو کہ آیا تمہارا عمل پورا ہوا یا نہیں۔ معمول کو تکلیف
ہوتی ہے یا نہیں۔ اور اسکا اطمینان چٹکی کاٹنے سے ہو سکتا ہے۔ اگر عضو سُن ہو گیا ہے تو معمول
کو چٹکی کاٹنے سے ہرگز محسوس نہ ہوگا۔ اور اگر عمل کا اثر پورے طور پر نہیں ہوا تو اسکو درد محسوس ہوگا لازم
عامل کو لازم ہے کہ بغیر اطمینان کے کوئی کام جلدبازی سے نہ کرے ورنہ بجائے فائدہ کے تکلیف کا موجب ہے
ہر ایک کام اطمینان کر کے کرنا اچھا ہوتا ہے۔

چھڑی کو سانپ بنا دینا

ایک لکڑی میدان میں ڈال دو۔ اور معمول کو کہو اپنی آنکھیں اسکی طرف دیکھنے میں محو کرے
اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھے۔ اصل میں یہ خیال جمائے کہ یہی لکڑی اب سانپ بنکر چلنے لگیگی
اور تم بھی اس لکڑی پر ٹکٹکی لگا کر دیکھو۔ اور دل میں اس خیال کو جگہ دو۔ کہ میں اپنے عمل کے
زور سے اس لکڑی کو اپنے معمول کو سانپ بنا کر دکھا رہا ہوں۔ اور اپنی قوت مقناطیسی سے اسکو
اسکو چلا دونگا۔ اور یہ سانپ کیطرح چلنے لگیگی۔ اسکے بعد یہ شعر ایک سو اکیس دفعہ پڑھو۔

ابو نباس مار سیاہ و فتناز پیدا شد

تمہارا عمل جسوقت ختم ہوگا۔ تمہارا معمول اس لکڑی کو سانپ کی طرح چلتا ہوا پائیگا
اور اس سے خوف کھائیگا۔ معمول کے سوا باقی سب کو لکڑی معلوم ہوگی۔ مگر معمول
اسکو مار سیاہ پائیگا۔

کچے آلو کو سیب بنا دینے کا عمل

کچا آلو لیکر اس کو کرسی کے بیچ میں رکھ دو۔ معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دو اور خود معمول کی پس پشت پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور معمول کو یہ یقین دلا دو کہ یہ آلو تھوڑی دیر میں تمہارے دیکھتے دیکھتے ولایتی سیب بن جائیگا۔ معمول سے کہو کہ اس کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھے۔ اور تم [illegible] مرتبہ اس آلو کو اپنے ہاتھ سے پاس کرو۔ اور پھر اپنی جگہ آ کر کھڑے ہو جاؤ۔ معمول کو ہدایت کرو کہ برابر اس آلو کو دیکھتا رہے اور آنکھ جھپکنے نہ پائے۔ اسکے لیے تم بھی اسی آلو کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھو۔ اور اپنے دل میں یہ خیال پیدا کرو جما لو کہ میں اپنے دل کو یہ آلو سیب بنا کر دکھاؤنگا۔ اور اپنی قوت مقناطیسی پر پورا بھروسہ رکھو۔ کہ اس عمل کے اثر سے یہ آلو خود سیب ہو جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد تمہارے معمول کی آنکھیں اسی آلو کو سیب کی شکل میں پائینگی۔ تم معمول سے دریافت کرو۔ کہ اب تمکو کیا نظر آتا ہے۔ مگر وہ آلو [illegible] اپنی شکل پر رہیگا۔ اگر سیب بنتا ہے۔ تو یہی سمجھو مطلب پورا ہو گیا۔ تمّت

روحوں سے معمول کی ملاقات کرانیکا طریقہ

روحوں سے ملاقات کرانیکا یا روحوں کو بلانے کا طریقہ بیان کرتے ہیں جو بالکل صحیح اور آزمودہ ہے۔ جس میں مطلق کلام کی گنجائش نہیں ہے۔ جسکو شک ہو وہ کر کے دیکھ لے۔ روح کو بلانا اور سوال کرنا۔ اور موافق جواب حاصل کرنا۔ ایک نہایت مفید ترکیب ہے جسکو ہم درج کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کے بہت سے طریقے ہمکو معلوم ہیں۔ مگر سب کو نظر انداز کر کے اسکی جگہ صرف ایک طریقہ درج کرتے ہیں جو نہایت سہل ترکیب ہے۔ جس کے عامل بہت جلدی روح سے ملاقات کرا سکتا ہے اس عمل میں [illegible] جاتا ہے جس مکان میں یہ عمل کیا جائیگا۔ خیال [illegible] باتوں کا ہونا ضروری ہے (۱) ایک صاف ستھرا خوشبودار [illegible] مکان [illegible] کے اس کمرے کو خوب لیپ دیا جاوے [illegible] مقصود ہے۔ (۳) شور و غل [illegible] خالی ہو [illegible] روشنی ہو۔ نہ زیادہ تاریک ہو [illegible] ضروری ہے (۵) کمرہ [illegible] مکان ہو [illegible] (۶) مکان [illegible] وغیرہ وغیرہ

میز کے بنانے کی ترکیب جس پر روح بلائی جائیگی

میز کو اس طرح بنانا چاہیئے کہ ایک بہت بڑا سا تختہ لیکر اسمیں ایک گول [illegible] تراش کر نکال دو۔ [illegible] تختہ سادہ ہو۔

ورنس یا رنگ یا پالش وغیرہ نہ کیا ہوا ہو۔ اس کے بیچ ایک گول لکڑی کا چھوٹا تختہ تین انچ کا چکلی کی
بلند ہو کر اسکے بیچ لگا دو۔ اور اس میں ایک گول لکڑی قریباً تین فٹ لمبی لگا دیں۔ اور اسکے نیچے تین پائے
لگا دیں۔ بلندی اس قدر ہونی چاہیے کہ فرش پر بیٹھ کر اسکے اوپر آسانی سے ہاتھ رکھا جا سکے یا کرسی
پر بیٹھ کر زمین حال پر موقوف ہے جیسا کرنا مناسب ہو گے۔ ان سب چیزوں کا مجموعہ میز ہوگا۔ مگر میز
بھی کیل سے طاق ہو یہ خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے

ترکیب عمل

ترکیب عمل روح کو بلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ یا چار آدمی میز کے گرد کرسی یا زمین پر بیٹھیں
اور اپنے ہاتھ میز پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی رہیں۔ سب ملکر بہت دل سے توجہ کریں۔ اور انگلی سے بہت
آہستہ آہستہ میز پر حرکت شروع ہو۔ یہ عمل روزانہ آدھ گھنٹہ ایک ہفتہ تک کریں۔ آخر کار خود ہی میز پر روح ملاوٹ
آئیگی جسکو وہ چاہیں گے وہی بعد نمودار ہوگی اور تم سے جواب طلب کریگی تو تم جو بات دریافت کرو گے۔ اس کا جواب
دیگی۔

گفتگو کرنے کا طریقہ

آہستہ آہستہ روح میز سے سوال کرو۔ کہ اگر کوئی کسی کی روح آئی ہے تو ایک بار پایہ گرا۔ پس اگر پیر گر گیا
تو سمجھو کر روح جسکو تم نے بلایا ہے آگئی ہے۔ پھر اس سے حسب مرضی سوال کرو۔ مثلاً فلاں شخص کہیں
ہے وہ کب آئیگا۔ چوری کی چیز ملیگی یا نہیں۔ اگر ملیگی تو ایک بار نہ ملے تو دو بار پائے اٹھا کر زمین پر ماریں۔ پس
جیسے نمودار ہو آگے اسکے مطابق سمجھ لو۔ اگر دوسرا شخص سوال کرنا چاہے۔ تو اس کا ہاتھ بھی ملا کر
میز پر رکھیں اور اپنے تئیں جواب ملیگا۔ سوال کرنے سے پہلے یہ باتیں نہایت ضروری ہیں۔ (۱)
سلام علیکم۔ اگر روح کا سلام قبول ہے۔ تو پائے کا پایہ گرا دو۔ جواب جیسا ملے نتیجہ نکال لو۔ (۲) آپ کس جگہ
سے ہیں۔ نام کیا ہے۔ نشان کیلئے پایہ کا ایک یا دو چار دفعہ گرنا قرار دو۔ ان سے جواب
سمجھ لو۔ (۳) پایہ تمہارے سوال کے بغیر ہرگز نہ گرنا چاہئے۔ (۴) یہ خیال رکھنا چاہیے کہ روح کسی کا
دل لگی۔ مذاق یا خلاف تہذیب سوال نہ کرنا چاہیے ورنہ روح اگر ناراض ہو گئی۔ تو تکلیف پہنچا سکتی ہے (۵)
دینا ممکن ہے۔ کہ کوئی نقصان بھی پہنچا سکے (۶) تمہاری بغیر اجازت روح نہیں جا سکتی

حیوانات کی تسخیر کا طریقہ

حیوانات پرند یا نذر پر تحریر سے پہلے تجربہ کیلئے بلی۔ کتا۔ گائے۔ بھینس خوب ہے۔
ان جانوروں پر خواب مقناطیسی طاری کرنا بہتر ہوگا۔ اس سے اس بات کا بھی خوب ثبوت ملتا ہے
کہ عامل محض خیالی ہی نہیں۔ بلکہ عامل کا عمل ضرور پڑتا ہے۔ اسمیں دھوکہ فریب ہرگز نہیں ہے
جو لوگ اس عمل سے واقف ہیں۔ وہ دل ہی دل میں اس کا مزہ لیتے ہیں۔ مگر دوسروں پر ظاہر نہیں
کرتے۔ اگرچہ بعض اصحاب نے بخل سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے محض انسانی ہمدردی کے خیال
سے اس فن کی کتابیں شائع کی ہیں۔ مگر ان کی عبارتیں اس قدر طول طویل ہیں کہ جیسے مطلب فوت
ہوگیا ہے۔ ہم نے اول تو اس کتاب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر جو کچھ باقی رہ گیا ہے۔ وہ انشاءاللہ
اس کتاب کے دیگر حصہ میں ناظرین کے سامنے بہت جلد بشرط حیات پیش کرونگا۔ ان دونوں حصوں
کے مطالعہ اور عمل سے انشاءاللہ آپ پورے مسمریزم کے عامل ہو جائینگے۔ دو حصہ اسلئے کئے جاتے
ہیں۔ کہ ایک حصہ میں پورا مضمون نہیں آسکتا۔ اس قدر طویل مضمون جو ہم نے بہت ہی اختصار
سے لکھا ہے۔ مگر پھر بھی ایک حصہ میں پورا نہ کرسکے اس لئے دو حصہ کئے گئے۔

اور لوگوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اس قدر طول اور طویل ہے کہ پڑھنے والا گھبرا جاتا ہے
اخر میں بعض دفعہ ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ اگرچہ لائق مصنفوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت
کا باقی نہیں رکھا۔ مگر چونکہ اس قدر طول شوقینوں کو بہت ہی برا معلوم ہوتا ہے۔ بلحاظ گھبرا کر کتاب اور عمل
دونوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم نے ان سب باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ دو حصہ لکھے ہیں۔ امید ہے انشاءاللہ
ناظرین اسکے مطالعہ سے خوش ہونگے۔ اور ہماری محنت کی داد دینگے۔

آمدم برسر مطلب

چند منٹ آپ نظر جما کر ایک بلی کی طرف دیکھو۔ اگر بلی کا رنگ سیاہ ہو۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ اسکے
بعد پاس کرو۔ فوراً اس پر خواب مقناطیسی طاری ہو جائیگا

معمول سے خزانہ یا دفینہ معلوم کرنا

عامل اپنے معمول کو خواب مقناطیسی کے اثر سے بیہوش کرے۔ اس کے بعد اس کی آنکھوں
کو ستر مرتبہ پاس کرے اور اپنے دل میں یہ خیال کرتے ہوئے ہر جائے۔ کہ میں اپنے معمول سے

دفینہ معدوم کر دیگا۔ مگر معمول کو اس راز سے آگاہ نہ کرے۔ کہ کسی کام کیلئے اس کو بیہوش کیا گیا ہے۔ جب یہ کام کر چکے۔ تو معمول سے سوال کرے۔ آیا جو جگہ اس کے خیال میں خزانہ یا دفینہ کا گمان ہو۔ معمول سے اس طرح دریافت کرے۔ کہ بتلائے عالم باطن کے سیر کرنے والے معمول اس جگہ کیا چیز ہے۔ اگر اس جگہ دراصل دفینہ یا خزانہ ہے۔ تو معمول فوراً بتا دیگا۔ ورنہ جواب نفی نہیں ملیگا۔ کہ اس جگہ کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ معمول بیان کرے۔ وہ بالکل درست اور صحیح سمجھنا چاہیئے۔ اس میں ذرا بھی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

ہپناٹزم یا کلیئر اسٹین یا روشن ضمیری کا بیان

کامیابی اور بلند درجہ کی کوشش سے ہپناٹزم کرنے کیلئے تمام صفات کی ضرورت ہے۔ جو مسمرائیزر میں عامل مسمریزم میں ہونی چاہئیں۔ اسکے احکام ناطق مستقل اور مضبوط ہوں جس سے معمول پر اپنے خیالات جما سکے۔ ہپناٹزم کا اصلی راز یہ ہے۔ کہ مستقل ارادے سے دس پندرہ منٹ تک کسی ایک شے کی طرف دیکھا جائے۔ اور اس زمانے میں قلب بھی ایک ہی خیال پر قائم رہے۔

اہل اسلام اور اہل ہنود کے صوفیہ طریقہ سے اکثر جن لوگوں کو روشن ضمیری ہو جایا کرتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ یہ قاعدہ استعمال کرتے ہیں۔ کہ ناک کے بانسے کو نظر جما کر دیکھنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور واقعی یہ ایک پر اثر طریقہ مانا گیا ہے۔ اس طریقہ سے اکثر تیز حس لوگ روشن ضمیر ہو جایا کرتے ہیں۔

معمول کو سمجھا دیا کرے۔ کہ اس شے کی طرف خوب غور سے دیکھئے۔ ملکہ دیکھنا ہے۔ جو چمکدار چیز اس کے ہاتھ میں تھما دی ہے۔ ۱۰ منٹ کے قریب ہوگا۔ کہ اس کی پتلیاں سکڑنی شروع ہونگی۔ اسکے بعد پھیلنے لگیں گی۔

جب اس حالت کو کچھ عرصہ گذر جائے۔ اور معمول کی آنکھوں سے غنودگی کے آثار ہویدا ہوں۔ تو اپنے ہاتھ کی اول اور دوم انگلیاں خوب پھیلا کر اور علیحدہ علیحدہ کر کے اس چمکدار شے کے قریب سے معمول کی آنکھوں کے پپوٹوں کے پاس لے جاؤ۔ امید غالب ہے۔ کہ اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ اور اگر شاید کھلی رہیں۔ تو تم دوبارہ وہی عمل کر کے معمول کو ہدایت کرو کہ اب کے جس مرتبہ میں انگشت ری آنکھوں کے پاس لاؤں

تو فوراً آنکھیں بند کر لینا۔ مگر اس سے قبل برابر توجہ کے ساتھ چمکدار چیز کی طرف دیکھتے رہنا
مذکورہ صدر طریقہ سے ناظرین میرا مطلب تو ضرور سمجھ گئے ہونگے۔ مطلب یہ ہے
کہ معمول اس شے کا خیال برابر قائم رکھے۔ لیکن ہر حالت میں ضروری نہیں ہے صرف
عامل کا یہ اس حالت کا جس میں وہ داخل ہے۔ معمول خیال بھی وہی کام دیدیا کرتا ہے
ہمارا اپنا طریقہ تو یہ ہے۔ کہ ہم اپنے معمول کو کرسی پر بٹھا کر اور کوئی چمکدار چیز اسکے
ہاتھ میں دیکر اسے حکم کرتے ہیں۔ کہ اس کو برابر دیکھتا رہے۔ اور اس کے سوا کوئی اور
خیال اپنے دل میں نہ آنے دے۔ اور برابر توجہ سے اسی چیز کی طرف نگاہ گاڑے دیکھتا رہے
اس کی طرف نظر جما کر اور طرف نہ دیکھے۔ نہ کوئی فضول خیال اپنے دل میں آنے دے
نہ خود کسی سے سوال کرے۔ نہ کسی کو جواب دے۔ ہمہ تن اسی طرف مصروف رہے۔
چند منٹ یہ مشق کرنے سے اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور ایسی بند ہوتی ہیں کہ
باوجود ہزار در ہزار کوشش کے بھی نہیں کھلتیں۔ اگر اس وقت میں معمول سے کہتا ہوں کہ
تم اپنی آنکھیں کھولو۔ تو بھی وہ نہیں کھول سکتا ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا۔ کہ تمہارے ہاتھ
تمہارے گھٹنوں سے چپک گئے ہیں۔ [illegible] کر دو۔ معمول نے انکو الگ کرنے کی بہت کوشش
کی۔ مگر درحقیقت وہ الگ نہ ہو سکے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ میں نے یقین دلا دیا تھا
کہ تمہارے ہاتھ چونکہ چپک گئے ہیں۔ اس لئے اب انکا علیحدہ ہونا بغیر میرے حکم کے ناممکن
ہے۔ ہم اس سے برابر بات چیت کرتے رہے۔ اور ہر مرتبہ معلوم کرتے رہے۔ کہ آیا کوئی
نئی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ پھر ہم اسکا ہاتھ اٹھا کر اوپر سے چھوڑ دیتے تھے
وہ ہاتھ ایسا بے حس ہوتا تھا۔ کہ چھوڑا اور گرا۔ اور جس طرح گرا۔ اسی طرح رہ گیا
جب ہم نے اس کی آنکھوں کو پھونک ماری اور یقین دلایا۔ کہ اب وہ اثر زائل ہو گیا۔
تو فوراً اس نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن آنکھیں کھول دینے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک دماغ
پر نشہ جیسی کیفیت اس پر آ رہی رہتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا سخت تھکا ہوا ہے
اس کے سوا ایک اور طریقہ ہے۔ یہ بھی میں اکثر استعمال کرتا رہا ہوں۔ یعنی معمول
کو خواہ وہ کسی عمر کا ہو۔ کرسی پر بٹھا کر اس سے کہا۔ کہ تم سو جانے کی کوشش کرو۔ اور
سو جاؤ۔ اس [illegible] تم کو نیند آ جائے۔ اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دو۔ اور
اسی میں مستغرق ہو جاؤ۔ کہ [illegible] ہے۔ اسکا [illegible] ہم بار بار اس کو اس طرح

یقین بھی دلاتے جاتے تھے ۔ مثلاً دیکھو اب تمہاری آنکھوں میں نیند آرہی ہے ۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھوں میں نیند آرہی ہے ۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھیں بند ہونے لگیں ۔ تمہاری آنکھیں خمار آلودہ ہوگئی ہیں ۔ تمہاری ہر ایک بات سے نیند کا اظہار ہو رہا ہے ۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں ۔ تم پر تھکان چھا رہا ہے ۔ اب تم سو جاؤ گے ۔ وہ دیکھو تمہارے ہاتھ سو گئے ۔ اب پیر بھی سو گئے ۔ تمہارے بدن پر نیند نے اپنا قبضہ کر لیا ۔ تمہارے دماغ پر بھی نیند نے اپنا قبضہ کر لیا ۔ اب تو تمہارے خیالات بھی منتشر ہوگئے بس اب تم کچھ نہیں کر سکتے ہو ۔ اب تو تم بالکل ہی سو گئے ۔ سو جاؤ ۔

اتنا کہنے سے معمول نے آنکھیں بند کر لیں ۔ اور ہم نے یوں دریافت کرنا شروع کیا ۔ جس سے پورا پورا اطمینان ہو جائے ۔

ہم ۔ کیا تم سو گئے ۔

معمول ۔ ہاں ۔

ہم ۔ کیا تم اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتے ۔

معمول ۔ نہیں ۔

ہم ۔ ذرا اپنا ایک ہاتھ اونچا کر کے اب تم اس ہاتھ کو نیچے گرا دو ۔

معمول ۔ میں کوشش کر چکا ۔ ہاتھ نہیں گرتا ۔

ہم ۔ کیا تم کسی خوش الحان کے گانے کی آواز سن رہے ہو ۔

معمول ۔ بیشک کوئی عورت بڑے شیریں سروں میں گا رہی ہے ۔

ہم ۔ کیا اس کے ساتھ باجہ بھی بجتا سنتے ہو ۔

معمول ۔ ہاں ۔ ہارمونیم باجہ بڑے زور شور سے بج رہا ہے ۔

(کوئی چیز معمول کو دکھا کر) دیکھو یہ خرگوش کتنا خوبصورت ہے ۔

معمول ۔ واقعی اس کی جسم کتنی نرم ہے ۔

ہم ۔ اب تم آنکھیں کھول دو ۔

معمول ۔ میں کوشش کر چکا ہوں ۔ میری آنکھیں نہیں کھلتیں ۔

ہم ۔ بہت اچھا بس اب کھولو ۔ کھل جائینگی ۔ آنکھیں کھول کر تم اس خرگوش کو دیکھو ۔ اسکے بعد تم پھر سو جاؤ گے ۔ اور جب تک ہم تم کو نہ جگائیں گے ۔ تم بیدار نہیں ہو سکتے ۔ تو آنکھیں

کھول دو۔ اور دیکھو۔ کیا خوبصورت خرگوش تمہاری گود میں رکھ دیا ہے۔

معمول دیکھیں کھول کر حالتی میری آنکھیں اب میری کوشش سے کھل گئیں۔ ہاں دیکھو کتنا پیارا خرگوش ہے۔ آپ نے بھی دیکھا۔ اسکی پشم کتنی نرم اور سفید ہے۔ (پیار کرنا)

پیارے ناظرین۔ غرض بات یہ ہے۔ کہ انسان کے خیال کو خدا نے بہت بڑی قوت دی ہے۔ جس طرح آپ کوئی خیال کرتے کرتے سو جاؤ۔ تو وہی صورت خواب میں مجسم آپ کو نظر آتی ہے۔ یہی حالت بیداری کے خیال کی ہے۔ اگر آپ کی مشق بڑھی ہوئی ہے تو آپ بیداری میں بھی وہی سین مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ جو خواب میں اصل چیز انسان کا خیال اور قوت مقناطیسی ہے۔

پس یہ عمل میرے تجربہ کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں زور کے ساتھ ان کے لئے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر آپ کی مشق درست ہوگی۔ تو کبھی خطا نہ کرینگے۔ البتہ آپ روزانہ کوشش کریں۔ کہ آپ کی مشق سوا ہوتی جائے۔ اور روزانہ پریکٹس بڑھائیے۔ امید ہے۔ کہ آپ کو سو وقت خود بخود دلپذیر سے یقین دلائے۔ میری بات کا یقین تجربہ سے ہو جائیگا۔ اور آپ خود بخود مجھکو تلاش کرتے چلے آئینگے۔

گمشدہ چیز یا شخص کا پتہ لگانا

گمشدہ چوری کی چیز کا پتہ لگانا۔ کسی گمشدہ آدمی کا پتہ لگانا۔ یا مفرور قاتل کا پتہ لگانا وغیرہ وغیرہ دریافت کرنے کا طریقہ۔ معمول پر خواب مقناطیسی طاری کر کے اس سے دریافت کرے۔ کہ آیا فلاں شخص جو مفرور ہے۔ کہاں ہے۔ کیونکر دستیاب ہوگا۔ یا فلاں چیز چوری گئی ہے۔ کیونکر ملیگی۔ یا فلاں چیز کا چور کہاں ہے۔ قاتل کہاں مفرور ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب معمول خواب میں خوب اچھی طرح مخمور ہو جائے۔ اس وقت عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنے مطلب کا سوال کرے۔ خواب طاری کرنے کا طریقہ وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ کوئی نئی بات اس میں نہیں ہے۔ وہی مذکورہ بالا طریقہ ہے صرف خواب طاری کرتے وقت وہی خیال کرنا چاہئیے۔ جس کے لئے خواب طاری کرنے لگے ہو۔ تب آنکھ کھول کر کے وہی خیال کرو۔ معمول کو اس راز سے آگاہ مت کرو۔ کہ تم اس سے کیا بات دریافت کرو گے۔ [illegible] کہ میں تمکو بیہوش کر کے [illegible]

راز کی باتیں دریافت کرونگا۔ اور تم بہت جلدی مسمریزم کے اثر سے بیہوش ہو جاؤ گے۔
اگر نیند آئے۔ تو تم بھی سونے کی کوشش کرنا۔ اور سو جانا۔ بلکہ سوائے سونے کے
اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دینا جب وقت میں عمل شروع کروں۔ تم بھی یہی خیال
کرنا۔ کہ اب عنقریب تم بیہوش ہو جاؤ گے۔ اور تمہیں اپنے تن بدن کی ہوش باقی نہ رہیگی۔
اور دور دراز ملکوں کا حال میں تم سے دریافت کرونگا۔ جو تم مجھے بتاؤ گے۔ مگر تمہیں اسکی
مطلق خبر نہ ہوگی۔ ایک یہ کہ معمول سے ایک ہی وقت میں کئی کئی سوال مت کرو۔ صرف
ایک معمول سے ایک ہی سوال کرو۔ جو سوال کرو گے۔ معمول جواب ٹھیک دیگا۔ ایک یہ
بھی خیال رکھو۔ کہ جس چیز سے یا سوال سے معمول نفرت ظاہر کرے۔ دوبارہ وہ سوال
مت کرو۔ اگر معمول بیدار ہونے کی درخواست کرے۔ تو اسکو یقین دلا کر بیدار کر دو
اگر ویسا کرو گے۔ تو معمول تمہارے حسب منشاء اور صحیح جواب دیگا۔ اگر اس کے خلاف
کیا۔ تو جواب تو دیگا۔ مگر وہ غلط ہونگے۔ جو بیکار ہیں۔

تمہارے دل کا حال بتا دینا

علم قیافہ کی مشق کرو۔ یعنی کسی شخص کو کہو۔ کہ اپنے دل میں کسی پھول کا نام مقرر کرے
پھر تم اپنی قوت مقناطیسی کی طاقت سے بطور مراقبہ اس کو بتا دو گے جبکہ تو نے
کونسا پھول لیا تھا۔ پس اسی طرح مشق کو بڑھاؤ۔ اگر تم نہ بتا سکو۔ تو گھبراؤ نہیں
بلکہ مشق کرتے جاؤ۔ چند روز میں تمکو اس بات کی مہارت ہو جائیگی۔ کہ قوت مقناطیسی
کی مدد سے دوسرے کے دل کا حال بتا سکو گے۔

دوسرا طریقہ

موزوں کسی محفوظ جگہ بیٹھو۔ اور چار شخصوں کو کہو۔ کہ چار باتیں الگ الگ اپنے دل
میں سوچ لو۔ ان باتوں کو بھی مقرر کرو۔ مثلاً (۱) کیا پہلا شخص (۲) کیوں کیوں
دوسرا۔ (۳) کیسے تیسرا۔ (۴) کیسے چوتھا۔ تمہارے بتائے بغیر چاروں شخص ایک ایک
بات اپنے دل میں مقرر کر لیں۔ بعد میں تم اپنے قیافہ وغیرہ سے بتاؤ۔ چاروں میں دو
ضرور صحیح ہونگی۔ الغرض مشق کرنے سے سب باتیں بتا سکو گے۔

آسیب زدہ انسان کا علاج

پیارے ناظرین دراصل آسیب کوئی چیز نہیں۔ یہ صرف لغویات ہے۔ لوگوں نے بالکل فضول بات کو مشہور کر دیا ہے۔ ورنہ آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہے یہ سب مقناطیسی قوت کا اثر ہے۔ جسکو مسمریزم کا عامل بذریعہ پاس پیدا کر کے دکھا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیالی صورتیں آسیب زدہ کو نظر آتی ہیں۔ اسلئے مسمریزم کے عامل سے رجوع کرنا چاہیئے۔ میرے خیال میں آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ہے تو بتاؤ۔ آجتک کسی نے بھوت یا آسیب آنکھ سے کبھی دیکھا یا پری کسی کو نظر آئی ہے۔ اس کا جواب یہی ملیگا کہ بزرگوں سے سنا یا پرانے قصص میں پڑھا۔ پیارے دوستو یہ سب بناوٹ ہے۔ جو شخص آسیب زدہ ہو۔ اس کے منہ پر مرچوں کا جو سرخ اور لمبی ہوئی ہوں۔ تو بڑہ چڑھا دو۔ دیکھو آسیب کیسے رہ سکتا ہے۔ اگر آسیب ہے۔ تو وہ مرچ کے باپ کی بھی پرواہ نہ کر کے قائم رہیگا۔ اور اگر بناوٹ ہے۔ تو مرچ کا نام سن کر جان نکل جائیگی۔ اور تندرست ہو جائیگا۔

یہ بناوٹ اکثر عورتیں زیادہ کرتی ہیں۔ جیسے شلے وغیرہ یا لواحقین کو دکھ دینا اور ستانا منظور ہوتا ہے۔ آپ کبھی اس دھوکہ میں نہ آئیں۔ بلکہ نوٹ علاج مذکورہ سے اس آسیب کو بھگا کر اپنے عزیز کو اس دکھ سے چھڑائیں۔

حب اپنے پر فریفتہ کرنا یا مرضی کے موافق کام کرنا

جب طبیعت مطمئن ہو۔ اور قلب یکسو ہو تو خیال کرے کہ مطلوب حاضر ہے۔ اور اس کی تصویر کو آنکھیں بند کر کے خوب پختہ کرے۔ اور اس سلسلہ کو عرصہ تک خیال میں رکھے۔ جب تصور پختہ ہو جائے۔ تو اسے کبھی کھڑے ہونے اور کبھی بیٹھنے کا حکم کرے۔ جب حسب منشاء کام ہونے لگے۔ تب ضرور سے خواہش کرے۔ کہ مطلوب حیاں ہو۔ حاضر نہ ہو جائے۔ یا اگر حاضر ہو۔ تو بیٹھ جائے۔ پھر تجربہ کرے۔ کہ اس نے کیا اثر ہوا ہے۔ تو پھر کوشش کرے۔ پھر کوشش کرے۔ آخر ضرور کامیابی ہوگی۔ تجربہ کیا ہوا عمل ہے۔

نظر کی مشق کر لینے کے بعد جب کا یہ عمل بھی ہے۔ کہ جب تمہارا مطلوب کہیں جا رہا ہو اس کی پشت پر نظر جماؤ۔ اور کوشش کرو۔ کہ وہ ٹھہر جائے۔ یا کھڑا ہو۔ تو سمجھو جائے یا چل پڑے۔ جس وقت خیال کرو۔ تو قلب سے خوب زور لگاؤ۔ اور کوشش کر کے یہ اعتقاد کرو۔ کہ ضرور ایسا ہوگا۔

اسی طریقہ سے اسے اپنے پر لغیہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ سب خیال سے متعلق ہے۔ سب خیال اور نظر کا کھیل ہے۔

جادو کا چھلا

نمک کے پانی سے ایک تاگا تر کر کے اس میں ایک ہلکا سا چھلا باندھ کر لٹکا دو۔ اور ڈورے کو ماچس سے جلا دو۔ چھلا معلق لٹکا رہ جائیگا۔ اور تاگا جل جائیگا مگر اس کو حرکت مطلق نہ دیں۔ ورنہ خراب ہو جائیگا۔

آندھی میں چراغ روشن رہے

نمک پیس کر موم کے کپڑے پر چھڑک دو۔ اور اسی کپڑے کو موم بتی کے گرد لپیٹ دو۔ اور موم بتی کو روشن کر دو۔ آندھی سے کبھی نہ بجھیگی۔ سخت آندھی میں جلتی رہیگی

رات کو سورج دکھانا

انڈے کی زردی مٹی کے نئے کوزے میں رکھکر اسمیں اسی قدر ہرتال کا سفوف ڈال دیں۔ اور قدرے خون بکری کا بھی اس میں ملا دیں۔ بعد ازاں کسی برتن میں ڈال کر اس کو دھوپ میں لٹکا دیں۔ اس سے ایک قسم کے کیڑے پیدا ہو جائینگے۔ ان کو ایک دوسرے برتن میں ڈال دو۔ اور زردی بیضہ مرغ ان کیڑوں کو کھلا دو۔ اخیر میں کھانے کو کچھ نہ دو۔ جب وہ بھوکے ہونگے۔ اور کھانے کو کچھ نہ پائینگے۔ تو ایک دوسرے کو کھا جائینگے۔ آخر کھاتے کھاتے ان میں ایک رہ جائیگا۔ اسکو تہہ بار کر دھوپ میں خشک کر لو جب خشک ہو جائے۔ تو اس کو پیس کر ایک بڑے سفید پیالہ پر لیپ دو۔ اور اس پیالہ کو اندھیرے میں ایک طاق میں رکھدو۔ [illegible] ایک سیاہ پردہ ڈال دو۔ دو دن تک نرم

اس مکان میں مدار کی کلی کی دھونی دو۔ جس سے وہ مکان کسی قدر سیاہ ہو جائیگا۔ علاوہ ازاں جب تم شدہ کھانا مقصود ہو۔ تو طاق سے پردہ ہٹا دو۔ وہ پیالہ سورج معلوم ہوگا۔ مگر وقت رات کا ہو۔ روشنی مطلق نہ ہو۔ تو بہت اچھا معلوم ہوگا۔

دنیا میں فرشتے

بھیڑ کی آنکھیں شیشے کے برتن میں سات روز تک قشوبہ کر کے اور روغن زیتون میں ملا کر اس روئی کی بتی روشن کرو۔ مکان میں جس قدر آدمی ہیں۔ سب فرشتہ معلوم ہونگے۔

ایک عجیب و غریب اسم

ایک رسی جو سوت کی بنی ہو۔ اور کنواری لڑکی نے اس کو کاتا ہو۔ ایک لاکھ دفعہ اسم یا اسرافیل۔ میکائیل۔ عزرائیل پڑھو۔ اور گرہ لگاتے جاؤ۔ سو گرہ لگا کر چھوڑ دو۔ اور ہر اتوار کو اسے خرگوش کی مینگنی کی دھونی دیکر رکھو۔ جب تک کام نہ آئے۔ روزانہ دھونی دیتے رہو۔ مرد اور عورت کی سنی لگائیگا۔ جو دونوں مرد اور رسی کے گانٹھ دو۔ جس جگہ تمہاری دشمنی ہو۔ اور وہ خواہ کتنا ہی عقل مند ناراض رہتی ہو۔ تم اس رسی کو جا کر اسے کاٹ دو۔ طرف کا کمر بند فوراً ٹوٹ جائیگا۔ اور وہ برہنہ ہو جائیگی۔

عورت کی پستان غائب کرنا

اکتالیس روز تک یا اسرار یا ابرار کا علم روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور گنگنی باندھ کر کسی چیز کو دیکھتا رہے۔ اخیر میں ہاتھ کی ہتھیلی اسکو دکھا کر مٹھی بند کر کے اکتالیس روز میں جب خوب مشق کرلے۔ تو پھر کسی عورت کے پاس جا کر اسے اپنی ہتھیلی دکھانے سے پہلے اکیس مرتبہ اسم یا ابرار دل میں پڑھ کر اس کو ہتھیلی دکھا کر مٹھی بند کرلے مگر نظر اس کی پستان کی طرف جائے رہے۔ اور دل میں یہ خیال رکھے۔ کہ میں اسکی پستان اپنی مٹھی میں بند کرنے لگا ہوں۔ جوقت اسے دکھا مٹھی بند کرلیگا۔ اس کی پستان ایک کھینچگا۔ ایک ادھر کھینچگا۔ دونوں ایک ہاتھ سے ایک دونوں سے دونوں غائب ہو جائینگی اور جب ہتھیلی کھولینگے۔ وہ پستان عورت کے فی الفور نہ ہونگے سینہ بالکل صاف ہو جائیگا۔

جیسے مرد کا آزمودہ عمل ہے۔ اسی طرح مرد کا خصیہ بھی غائب کر سکتا ہے۔ اسی طریقہ سے عمل یہی ہے۔ صرف خیال کا فرق ہے۔ اور مؤنث اور مذکر کا اسم ہی بڑھانا پڑیگا۔

فوراً درخت لگانا

تخم کسوم کے تیل میں تکسی وغیرہ چھوٹے درختوں کے تخم ملا کر مٹی کے برتن میں ملائیں اور ان کو مٹی میں گاڑ دیں۔ اور آٹھ روز کے بعد نکال کر انہیں احتیاط سے رکھ چھوڑیں۔ جب تماشہ دکھانا مقصود ہو۔ ان کو نکال کر معمولی تخموں کی مانند مٹی میں دفن کر دیں بہت جلدی سرسبز درخت پیدا ہو جائیگا۔

پھول کا رنگ تبدیل کرنا

نوشادر اور چونہ ملا کر پھول پر مل دیں۔ فوراً اسکی تاثیر سے پھول کا رنگ تبدیل ہو جائے گا۔

دیگر یہی ترکیب

جس پھول کا رنگ بدلنا مقصود ہو۔ اسکو گندھک کی دھونی دو۔ فوراً رنگ اس پھول کا بدل جائیگا۔ اس کی شگفتگی میں مطلق فرق نہ آئیگا۔

تبدیل شدہ پھول کو اصلی رنگ پر لانا

اسی پھول کو تھوڑی دیر پانی میں ڈال دینے سے اصلی رنگ ہو جائیگا۔

آگ سے ہاتھ نہ جلنا

زرد مینڈک کی چربی۔ ایلوینا۔ عرق پیاز۔ تینوں چیزیں ہموزن لیکر اپنے ہاتھ پر مل لو۔ پس اگر تم اپنے ہاتھ پر دہکتا ہوا انگارہ بھی رکھو گے۔ تو بھی تمہارا ہاتھ مطلق نہ جلیگا۔ بلکہ معلوم تک نہ ہوگا

آگ پر کپڑا نہ جلے

پھٹکڑی اور انڈے کی سفیدی میں کپڑے کو تر کر کے خشک کر لو۔ اور نمک کے پانی سے دھو کر خشک کر لو۔ پھر اسے جس وقت تماشا کرنا ہو۔ بلاخوف اس پر ڈال دو۔ اسے آگ سے ہرگز نقصان نہ پہنچیگا۔ آگ اس کپڑے کو نہ جلا سکیگی

خفیہ تحریر

نوشادر کے پانی سے خط لکھکر خشک کر لو۔ خشک ہونے کے بعد سفید کاغذ سادہ نظر آئیگا۔ جس وقت پڑھنا مقصود ہو۔ آگ کے سامنے کر دو۔ سب حرف نمودار ہو جائینگے۔ جیسے سیاہی کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ خط لکھنے کا ہے۔ جس سے راز کی بات کوئی غیر شخص معلوم کر کے اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ تحریر محفوظ ہے۔

خود بخود مینڈک پیدا ہو جائیں

ایک بڑے مینڈک کو مار کر خشک کر لو۔ جب وہ خوب اچھی طرح سوکھ جائے۔ تو اسکو پیس لو۔ اسکی مٹی ہو جائیگی۔ اس مٹی کو حفاظت سے رکھ چھوڑو۔ جس روز بارش ہو۔ اس مٹی کو مکان کے صحن میں رکھ دو۔ جب بارش ہوگی۔ اور بارش کی بوندیں اس مٹی پر پڑینگی۔ تو اس مٹی سے ہزاروں کی تعداد میں چھوٹی چھوٹی مینڈکیاں پیدا ہو کر ادھر ادھر اچھلنے لگیں گی۔ جس سے دیکھنے والے کو سخت تعجب معلوم ہوگا۔ کہ مٹی میں کسطرح جان پڑگئی

آگ کے شعلے منہ سے نکالنا

رال باریک پیس کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لو۔ اور ایک بتی جلا کر کپڑے کی شیشہ پر تر کر کے اپنی انگلی میں جس کو گھالی بھی کہتے ہیں۔ رکھ لو۔ ہتھیلی کو منہ کے مقابل کر کے زور سے پھونک مارو۔ تمہارے منہ کی ہوا رال اڑ کر اس بتی پر پڑیگی۔ جس سے بہت بڑے بڑے آگ کے شعلے اٹھینگے۔ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوگا کہ تمہارے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ خوب زور زور سے پھونک مارو۔ اگر شعلہ کسی کو لگ بھی جائے۔ تو صدمہ نہ پہنچیگا۔ احتیاط ضرور رکھنا چاہیئے۔

بیماریوں کا علاج

اور تشخیص کے بارے میں چند ہدایتیں اس جگہ درج کرتا ہوں۔ عامل کو لازم ہے کہ جب
جب آپ کے پاس کوئی مریض واسطے علاج کے آئے۔ تو اسے دوسرے روز بلائے۔ اور خود اس
کے دوست احبابوں سے ملکر اسکے مرض کی بابت معلوم ہم پہنچائے۔ دوسرے روز جب مریض
آئے۔ تو اس کو سمجھا کر وہ تمام حالات بتائے۔ جو تم نے اس کے احبابوں سے سنے ہیں۔ اس سے
مریض کو تمہارا اعتقاد بڑھیگا۔ اور وہ تم کو غیب دان خیال کریگا جسکا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جو
تم علاج کروگے۔ اس پر وہ یقین کریگا۔ اسلئے اسکو بہت جلدی صحت حاصل ہوگی۔ اور تمہیں
بھی زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

دردِ سر کا علاج مقناطیسی

مریض کو آرام کرسی پر بٹھا کر عامل پس پشت ایستادہ ہو کر اسکے سر کو اپنے جسم کا سہارا دے۔ اور
دونوں ہاتھوں کو اسکی پیشانی کے وسطی حصہ پر بالمقابل رکھکر انگوٹھوں کو سیدھا کھڑا کرکے اندر
تقریباً دس منٹ تک ہاتھوں کو آہستہ آہستہ مریض کے سر کے پیچھے کی جانب اپنی طرف کو کانوں کے
اس طرف تک لا کر علیحدہ کر لو۔ کچھ عرصہ تک سر کا [illegible] کریں۔ بعد ازاں دونوں ہاتھوں
سے پیشانی اور سر کے اطراف پر کسی قدر دبا ڈالیں۔ پھر مریض سے سانس
لیکر آہستہ آہستہ چار پانچ مرتبہ [illegible] کریں۔ پھر اس کے سامنے کھڑے ہو کر تین چار
مرتبہ ہاتھ کو جھٹک دیں۔ اور خوفناک نظروں سے مریض کو گھوریں۔ اور یقین کے لہجے
میں اس کو کہیں۔ کہ اب تو تمکو آرام ہو گیا۔ یا کچھ حصہ درد کا باقی رہ گیا ہے۔ امید ہے کہ مریض
تمہارے حسب منشا جواب دیگا۔ اگر کہے۔ کہ ابھی کچھ حصہ باقی ہے۔ تو پھر اسی طریقہ سے عمل کرکے
دریافت کرو۔ کہ اب تو نہیں ہے۔ ضرور ہی امر ہے۔ کہ دوسری مرتبہ وہ کہیگا۔ کہ ہاں اب آرام ہے

چہرہ کا درد

مریض کو سیدھا لٹا کر اس کی آنکھیں [illegible] بند کردیں۔ اور ایسے کہیں۔ کہ وہ اپنے دل
میں اس بات کا یقین رکھے۔ کہ اسے ضرور تمہارے علاج سے فائدہ ہوگا۔ بلکہ تم خود اسے
یقین دلاؤ۔ کہ تم کو ضروری اور لازمی طور پر آرام ہو جائیگا۔ نیز کہ وہ [illegible] خیال میں لگا
رہے۔ اور کسی طرف اس کا خیال نہ جائے۔ تو عامل بھی عضو بیمار کو دیکھا کرے۔ [illegible]
[illegible] خیال اپنے دل میں [illegible] امید قوی ہے کہ مریض [illegible]

آرام ہو جائیگا۔ دونوں ہاتھوں سے دوبارہ اسطرح کرے۔ کہ سر کے بالائی حصہ سے شروع
کی ہڈی کی طرف ہو کر ٹھوڑی تک اپنا ہاتھ لے جائے۔ اور اس مقام سے ہٹا دیں۔ اور
مریض کی درد کی طرف کان میں گرم سانس اپنے دہن سے داخل کریں۔ معمولی طور سے
دس منٹ تک لرزاں دور لرزاتے ہوئے ہاتھوں سے کریں۔ اور مریض سے کہیں۔ کہ
چھ بار منہ سے اور گہرے سانس لے۔ اور جلدی جلدی اسکو خارج کر دیوے۔ یہ سب کام
دس منٹ میں تکمیل کو پہنچ جائے۔ اس کے بعد حکومت کے لہجہ میں دریافت کرو۔
کہ اب تو کچھ آرام ہے۔ امید ہے۔ کہ مریض جواب میں ہاں کہیگا۔

دانت کا درد

مریض کو آرام کرسی پر چت لٹا کر جس سے مریض بے آرام نہ ہو۔ بعد دس منٹ تک مریض
درد پر دونوں ہاتھوں سے معمولی طریقہ پر اور ساقط منٹ تک لرزتے ہوئے ہاتھوں
سے دور کریں۔ اور ہر مرتبہ ہاتھ کو جھٹک دیں۔ جس سے درد خارج ہوتے ہیں۔ ایک تو
مریض کا مرض تم پر اثر نہ کریگا۔ دوسرے مریض کو یقین کامل ہو جائیگا۔ کہ اسکا
مرض دور ہو رہا ہے۔ پھر عامل کو لازم ہے۔ کہ مریض سے کہے۔ کہ اب تم تین چار
گھنٹے سے سانس لو۔ اور اندر کی کثیف ہوا خارج کرو۔ اور جس دانت میں درد ہو۔
اس کو اپنی چٹکی سے ٹھونکیں۔ اس عمل سے مریض پر بہت بڑا اثر پڑیگا۔ اس کے بعد سخت اور
کرخت لہجہ میں حکومت کے طور پر دریافت کرو۔ کہ کیوں اب تو تمہارے دانت کا درد جاتا
رہا۔ جس کے جواب میں مریض ضروری بات ہے کہ ہاں کہیگا۔

کان کی بیماری کا علاج

عامل کو لازم ہے۔ کہ مریض کے سرہانے کھڑا ہو۔ اور مریض کو لٹا دے۔ خواہ کرسی پر
خواہ پلنگ پر یا فرش پر اور داہنی چھنگلیا انگلی مریض کے کان میں داخل کر کے بآواز بلند
مندرجہ ذیل آیات پڑھے۔ اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ میں لرزہ پیدا کر دیوے
اس کے بعد انگلی کان سے نکال کر زمین پر سات لکیریں لگا دے۔ اور کان میں پھیر
[illegible]

آنکھ کی بیماریوں علاج

عامل کو لازم ہے۔ کہ مریض کو لٹا کر سامنے سے دور شروع کرے۔ تمام چہرہ پر ہاتھ پھیرتا ہوا آنکھوں تک لائے۔ اور آنکھوں سے ہٹا کر پھر ہاتھ اور سر تک لے جائے اور پھر ناک سے ہوتا ہوا لے جا کر رخسار سے ہاتھ الگ کر کے جھٹک دیوے۔ اس طرح ۵ منٹ تک کرے۔ اور بقیہ ۵ منٹ لرزاں ہاتھ سے کام کرے۔ اس کے بعد آنکھوں پر کئی بار انگلی سے اشارہ کرے۔ پھر زمین پر سات لکیریں نکال کر مریض کو کہے۔ کہ ان لکیروں کی طرف غور سے دیکھو۔ اور خود اسم یَا اَدِیْبُ بہ آواز بلند پڑھے۔ اس کے بعد حکومت کے لہجہ میں مریض سے دریافت کیفیت درد کی کرے۔ اگر مریض بتائے۔ کہ ابھی کچھ باقی ہے۔ تو دوبارہ عمل شروع کرے۔ اس مرتبہ مریض ضرور کہے گا۔ کہ آرام آ گیا ہے۔

پیٹ کی بیماریوں کا علاج

مریض کی آنکھیں گرا کر چت لٹا دیں۔ پھر عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو سیدھی طرف مریض کے شکم پر پھرا دے۔ اور آخر میں ناف پر لا کر جھٹک دیوے۔ چھ منٹ تک سیدھا ہاتھ چلایا جائے۔ اور چار منٹ تک لرزاں عمل دس منٹ تک عمل کا دور کرے۔ اس کے بعد مریض کو کہا جائے کہ لمبے لمبے دس سانس لے۔ اس کے بعد اس سے کیفیت دریافت کرے۔ ضرور آرام ہو جائیگا۔

دست یا گولہ بدہضمی مروڑ وغیرہ کا علاج

مریض کو اوندھا لٹا کر دس منٹ تک اس کی کمر پر دونی کلمہ کی انگلی سے یَا قَابِضُ یَا مُقِیْتُ یَا مُغْنِیْ کا اسم لکھے۔ سیدھے ہاتھ سے دو منٹ اور لرزتے ہوئے ہاتھ سے تین منٹ اسم لکھے۔ اور مریض کو یقین دلائے کہ ضرور تجھے آرام ہو جائیگا۔ اس کے بعد اسم ختم کر کے غضبناک لہجہ میں اس سے دریافت کرے۔ کہ اب تو بیمار ہے۔ مرض کو آرام آ گیا ہے۔ جو جواب میں لازمی طور پر انشاء اللہ ہاں کا استعمال کریگا۔

قلبی امراض کا علاج

سینہ کے اوپر اپنے ہاتھوں کو عامل اس طرح رکھے۔ کہ دونوں انگوٹھوں کی پشت باہم ملی رہے۔ پھر ہاتھ سے نصف دائرہ کی صورت میں اسطرح دور شروع کرے۔ کہ دونوں انگوٹھوں کے درمیان میں جگہ رہ جائے۔ جسے کہ دونو رفتہ رفتہ ایکدوسرے کی سیدھ میں ہو جائیں۔ پھر دس منٹ تک معمولی دور ختم کرکے دس منٹ تک لرزاں ہاتھ سے عمل کا دور کریں۔ پانچ مرتبہ سینہ پر دم کریں۔ اور سات مرتبہ مریض سے سانس کھینچوا کر خارج کرائیں۔ پھر دریافت کریں۔ انشاءاللہ مریض کہیگا۔ کہ بالکل آرام ہے

امراض جگر

عامل کو لازم ہے۔ کہ مریض کو کروٹ سے لٹا کر آپ اس کی داہنی طرف بیٹھ جائے۔ اور سیدھے ہاتھ سے جگر کو سہلانا شروع کرے۔ اور زبان سے اسم یَا وَارِثُ برابر پڑھتا رہے۔ دونوں ہاتھوں کو کھڑی انگلیوں سے اور ناخنوں کو انگوٹھوں سے اور کلمہ کی انگلی کے ناخن کو پشت سے لاکر بالائی حصہ سے نیچے کی طرف دس منٹ تک دور کریں دس مرتبہ اسم جگر پر دم کریں۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرے۔ کہ اب کیا حالت ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ ابھی کچھ حصہ درد کا باقی ہے۔ تو پھر دوبارہ دور شروع کرے جب مریض کہے۔ کہ ہاں اب درد نہیں ہے۔ اس وقت تک عمل تمام کرے۔

حلق کے متعلق بیماریاں

حلق کی تمام بیماریوں میں سوزش کا ہونا یقینی اور لازمی ہے۔ اور مثلاً دمہ۔ گلگھٹی۔ ذات الجنب۔ خناق وغیرہ وغیرہ اسکا علاج یہ ہے۔ کہ مریض کو اپنے مقابل بٹھا کر خود اس کے منہ کے قریب بیٹھ جائے۔ مریض کی آنکھیں بند کرا دیوے۔ اور دونوں ہاتھوں سے گلے کے قریب سینے تک اور سینے سے پیٹ کے ناخنوں تک معمولی دور کریں۔ اور دور کرتے وقت اپنے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو داہنی طرف لاکر الگ الگ کریں۔ ۱۵ منٹ اس طرح [illegible] پھر [illegible] دم کریں [illegible]۔ اگر حلق کے اندر تکلیف ہو

تو پانچ بار پھونکیں۔ بعد ازاں دو منٹ تک لرزاں دور کر کے مریض سے کہیں۔ کہ گہرے سانس لمبے لمبے لے کر آہستہ آہستہ ان کو خارج کرے۔ اس کے بعد تحکمانہ لہجہ میں حال دریافت کرو۔ جواب انشاء اللہ حسب منشا ملیگا۔

خون کی کمی کا علاج

اگر مریض کے جسم میں خون کی کمی ہو۔ تو تمام جسم پر دس منٹ تک دور کریں۔ اور معدے پر پانچ گرم گرم سانس پھونکیں۔ بعد ازاں دو منٹ تک لرزاں دور کریں۔ مریض کو حکم کریں۔ کہ گہرے لمبے سانس لیکر جلدی جلدی ان کو خارج کر دیوے۔ پھر اسکے بعد دریافت کرو۔ کہ اب کیا حال ہے

بخار کا علاج

دس منٹ تک مریض کے جسم پر دور کریں۔ پھر دو منٹ تک لرزاں۔ پھر دو منٹ تک تمام جسم پر ٹھنڈا سانس پھونک دیں۔ اس کے بعد مریض سے کہیں۔ کہ سات مرتبہ آنکھیں کھول کر بند کرے۔ اور ہر مرتبہ یا محمد کہتا جائے۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرو۔ اور دیکھو۔ بخار فوراً دور ہوگا۔

زکام کا علاج

۱۵ منٹ تک ناک پر کلمہ کی انگلی سے پاس کریں۔ اس کے بعد عامل مریض سے کہے۔ کہ اپنی آنکھیں بند کر جسوقت مریض اپنی آنکھیں بند کر لیوے۔ اسوقت عامل مریض کی ناک کے دونوں نتھنوں کو بند کر دے۔ ایک منٹ تک مریض سانس پر دکے رہے۔ اس کے بعد زور سے خارج کر دیوے۔ زکام دور ہو جائیگا۔

بواسیر بادی کا علاج

مریض کو کروٹ سے لٹا کر دس پندرہ منٹ تک دونوں ہاتھوں سے ریڑھ کی ہڈی کے اوپر نیچے دور کریں۔ اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کی طرف لائیں۔ اور جسم کے نچلے حصہ پر اور دونوں ٹانگوں پر دور کریں۔ [illegible] دس منٹ تک

لرزاں دور کریں ۔ مریض سے درد سے متعلق دریافت کریں ۔ انشاءاللہ ذرا برابر بھی درد اور تکلیف باقی نہ ہوگی۔

خونی لوباسیر کا علاج

دونوں چوتڑوں کے درمیان کی ہڈی کو سات مرتبہ پاس کریں ۔ مریض کو اوندھا لٹا دیویں ۔ اوپر سے دور کرتے ہوئے چوتڑوں کے نیچے کے حصے تک لائیں ۔ اور نیچے لاکر دونوں ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ جھٹک دیویں ۔ ورنہ خود عامل کو مرض کے لگ جانے کا احتمال ہے اس کے بعد بمطابق مریض سے کنپٹی کے سات ڈنڈ نکلوائے ۔ پھر نو مرتبہ گرم سانس ریڑھ کی ہڈی پر پھینک دیں ۔ اسی رات کو جس رات کو یہ علاج کیا ہے ۔ ایک چھلا چاندی کی تار کا بنا کر اس پر ایک ہزار مرتبہ یا قادر یا قادر کا اسم پڑھ کر دم کریں ۔ اور وہ چھلا مریض کو پہنا دیں ۔ اور تاکید کریں ۔ کہ اس چھلے کو اپنی انگلی سے جدا نہ کرے ۔ انشاءاللہ پھر مرض باقی نہ رہیگا ۔

اعصابی بیماریوں کا علاج

لقوہ ، سکتہ ، سودا ۔ فالج ، مرگی ، خون کا فساد وغیرہ وغیرہ کا تنفسی طریقہ پر علاج اسطرح کرنا چاہیئے ۔ کہ مریض کو چت لٹا کر دس منٹ تک سر کے بالوں سے لے کر پیر کے ناخنوں تک پاس کریں ۔ سیدھے ہاتھ سے سات منٹ اور الٹے سے منٹ پاس کریں ۔ اس کے بعد پیٹ لٹا کر اسی طرح دوسری طرف بھی کریں ۔ ہر مرتبہ پاس کے بعد کرتے ہوئے ایک ایک انگلی بالترتیب دل و دماغ کی جڑ اور کمر پر گرم سانس پھونکیں ۔ اور مریض سے الٹا سانس کھنچوائیں ۔ اور سات بار خود دم کریں ۔ انشاءاللہ صحت کلی حاصل ہوگی ۔ اور کوئی شکایت باقی نہ رہے گی ۔

اعضائے تناسل کی بیماریاں

عامل کو لازم ہے ۔ کہ مریض کو چت لٹا کر اپنے ہاتھوں سے دس منٹ تک اسی طرح دور کرے ۔ کہ وہ کمزور حصوں کی ہڈی کے نچلے حصہ سے گزر جائے ۔ اور دونوں سرین تک جا پہنچے ۔ پھر دو منٹ تک لرزاں دور کرے ۔ جگر دل پر تین بار گرم سانس پھونکے ۔ پھر چند منٹ تک عضو تناسل کو پاس کرے ۔ اس کے بعد

لمبے لمبے اور سانس لینے کی مریض کو ہدایت کرے۔ انشاء اللہ ہر قسم کا مرض عضو تناسل کا دور ہو جائیگا۔

عورتوں کے مخصوص علاج

مریضہ کو چت لٹا کر دس منٹ تک سر سے لیکر پیر کے انگوٹھے تک دور کرو۔ سات منٹ معمولی طور سے اور دس منٹ لرزاں ہاتھ سے اس کے بعد دس مرتبہ گرم سانس اس کے سر پر پھونکیں۔ اور چودہ سانس ٹھنڈی مریضہ سے کھنچوائیں۔ مگر رحم کے الٹا ہونے اور بہتے ہوئے خون کو بند کرنے کے لئے دوسرا طریقہ ہے۔ یعنی ہاتھ کو مریضہ کے سینہ پر رکھ کر سات مرتبہ پاس کریں۔ اور سوئی پر سات مرتبہ مریضہ سے پھونک لگوا کر اس سوئی کو کاغذی لیموں میں چبھو دیں۔ تین روز کے بعد وہ سوئی سیاہ ہو جائیگی۔ اسکو کسی قبرستان یا مسان میں جا کر سر شام دفن کرائیں۔ راستہ میں کسی سے بات نہ کریں۔ یہ علاج الٹے ہوئے رحم اور بہتے خون کو بند کرنے کا ہے۔ باقی مخصوص مرضوں میں مذکورہ بالا ترکیب بہتر ہے۔

خاتمہ کتاب

اسی طریقہ پر عورتوں کی باقی بیماریوں کے بھی علاج ہیں۔ جو بوجہ طوالت کے یہاں درج نہیں کیلے گئے۔ پوری طوالت کے واسطے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں اختصار مد نظر ہے۔ لحاظ الشرط حسب پسند کبھی واضح طور پر دوسرا حصہ اگر ملک نے خواہش کی۔ تو ضرور لکھیں گے۔ ورنہ خیر صلاح

تمام شد

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر



Published by
FREE AMLIYAAT BOOKS ..PDF